

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد لاہلہ والصلوۃ علی نبیہ کہ رسالہ رد شرک و بدعت المسمے بہ



حسب فرمایش شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور بازار کشمیری

در مطبع مفید عام ضلع لاہور مطبوع گردید

ذخیرہ ۸۶۶۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲ / ۲۹۷

اول

حمد کے لائق ہے حق سبحانہ	سب سے فائق ہے تعالے شانہ
اُسکا سب مخلوق پر حق ہے تمام	ہے وہ خالق سب ہیں بندے لاکلام
کس سے پورا حق کا حق ہووے ادا	گن سکے ہے کون انعام خدا
پھر بھی ہم کو چاہیے اتنا ضرور	اپنے لائق ہم رہیں اُسکے شکور
شکر حق لاویں بجا گو ہو قصور	آگے فرمایا ہے ان اللہ غفور
نوح اوسکا شکر جب لائے بجا	انہ عبداً شکوراً ہے کہا

آیۃ لئن شکرتم لازیدنکم ۔ انہ کان عبداً شکوراً

جو کوئی دل سے کرے شکر خدا	حق نے فرمایا کہ نعمت دوں سوا
الغرض جو حق نے فرمادیا	ہم بجا لاویں بلا روئے ریا
اُسکو سمجھیں مالک اپنا لاشریک	اس سوا دعوے میں سارے ہیں رکیک
بندے ہیں سو فرض ہمیں بندگی	زندگی بے بندگی شرمندگی

آیۃ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

بندگی پر بھی یہ اسکی شرط ہے	قطع کیجے غیر کا جو ربط ہے

آیۃ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ

جو عبادت لائیے اُسکو بجا	پھر نہ کیجے غیر کو وہ مطلقا
[illegible]	[illegible]

شیخ ہو یا ہو وہ سے اہل مدرسہ / اسکا علم و فقر ہے سب وسوسہ

عصر ہے ایک نہد نستعین / استعانت غیر سے لائق نہین

ذات حق بیشک ہے نعم المستعان / حیف ہے جو غیر سے ہووے گی دہان

فاغسلوا یا قوم دل سے شرک کو / پاک ہو کر دور میل چرک کو

دل سے کر وجہت وجہی ہے یقین / کہہ موحد ما انا من مشرکین

آیۃ یا قوم انی بریٔ مما تشرکون ۰ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

دلمین خالص چاہیے حب خدا / تاکہ گنجایش نہو پھر ماسوائے

حب مین بھی شرک ہی ہو کوی شے / سخت تر ہو مین محبت حق مین ہے

بالاصالت ہے محبت با خدا / بالتبع اوس سے جسے حق نے کہا

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم

ہر محب حق کا ظاہر یک نشان / جسکا ان کنتم تحبون ہے بیان

یعنی جسکو ہو محبت با خدا / اسمین ہے شرط اتباع مصطفا

پیروی سنت مین جو لاوے قصور / عکس سنت اوس سے بدعت ہو ظہور

دوستی حق مین جو ہے اہل دروغ / قول مین اسکے نہین ہرگز فروغ

آیۃ وما ارسلناک الا کافۃ للناس الحدیث بعثت الی الناس کافۃ

اتباع شرع سب پر فرض عین / ہے خلاف شرع بیشک زیغ و شین

شکر حق جسنے نبی پیدا کیا / شکر اس نعمت کا ہم لاوین بجا

جو نہوتی ذات پاک مصطفا / حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

اے حسن کر شکر احسان خدا / دین مین ایسا ملا جو پیشوا

پیشوائے دین رسول انس و جان / رحمت للعلمین ہے بیگمان

ہادی کل سرور ہر دو جہان / مفتخر جس سے ہوا ہر دو مکا

الغرض اس نعمت کا حاصل ہی یہی / ہی جو سنت کے ...

پیروی مصطفیٰ ہے اصل دین ‏| ملتبقے تلبیس ابلیس لعین
دل سے ہووین تابع شرع نبی ‏| جو پہرا اِس سے وہ ہے شیطان غوی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الاية رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ صُوْرَةُ الْخَطِّ

مسند احمد میں بہہ موجود ہے ‏| راوی عبداللہ بن مسعود ہے
ایکدن کہینچا رسول اللہ نے خط ‏| اور کہا ہذا سبیل اللہ فقط
یعنی یہہ اللہ کی ہے راہ راست ‏| سیدھی اُس تک ہے گئی بیکم وکاست
داہنی اور بائیں پہر اُس خط کے پاس ‏| اور کہینچی خط علیٰ ہذا القیاس
اور کہا اِنمیں یہ ہیں راہیں جدا ‏| ہر سر ہر راہ یک شیطان لگا
ہے بلاتا آئیو اُس راہ پر ‏| ایک راہ میں سب ملے ہیں بخطر
پہر پڑہی حضرت نے یہ آیت کریم ‏| جان لو ہذا صراط مستقیم
یعنی فرماتا ہے رب العلمین ‏| راہ سیدہی میری یہ ہی بالیقین
سیدہی آؤ اسپہ ہے یہ شاہراہ ‏| داہنی بائیں نہ چلکر ہو تباہ
اور راہیں مت چلو آگاہ ہو ‏| جو چلوگے بالیقین گمراہ ہو
راہ سیدہی کون جو ہے شاہ راہ ‏| جو چلے وہ راہ ہوا اوس کو پناہ
سن رکہو وہ ہے طریق مصطفیٰ ‏| جو صراطی مستقیما تھا کہا
سنت نبوی وہ ہے راہ سوی ‏| راہ جنت کو جو ہے سیدہی گئی
سب میں بہتر ہے وہی راہ نبی ‏| جو رسول حق نے ہے ارشاد کی
داہنی اور بائیں ہیں بدعت کی راہ ‏| ہم کو لازم ہے رکہیں سیدہی نگاہ
‏| ہے ... شتطا ... طائفہ اسے زندقہ

کلہم فی النار ہیں وہ لوالفضول | میں کہوں کیا خود یہی ہے قول رسول

فی حدیث وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّہُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ص قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رض قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْہَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْہَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یَذْکُرَا الصَّلٰوۃَ

ترمذی احمد و ابو داود نے | نقل کی عرباض بن ساریہ سے
ایکدن متوجہ ہو ہم پر رسول | وعظ فرمایا نہایت با قبول
جسکے سننے آنکھ سے آنسو بہے | سارے ہی دل ہیبت سے اوسکی ڈر گئے
عرض کی اک شخص نے پھر یا نبی | یہ نصیحت مثل وعظ رخصتی
سو وصیت کچھ ہمیں فرمائیے | جس سے دل برجا ہو سو بتلائیے
بولے یہ سنکر نبی اللہ کے | یہ وصیت ہے ڈرو اللہ سے
حکم حاکم سن لو اور لاؤ بجا | عبد حبشی گرچہ ہو فرمان روا
جبکہ موافق شرع لیتے کار ہو | پھر اطاعت میں نہ لائق عار ہو
بعد میرے تم میں جو زندہ رہا | اختلاف آخر بہت دیکھے گا
یعنی سنت پر نہ ہوگا اتفاق | اہل بدعت جا بجا

جبکہ کثرت اختلاف و بدعتی — ہر طرف ہو پس علیکم سنتی
اونپر او پر پکڑو لازم میرے راہ — سنت خلفا پر رکہو نگاہ
وہ خلیفہ راشدین ہین مہدیین — یعنے راہ راست پر ہادی دین
اونسے سنت کو نمک کیجیو — سخت ڈاڑہ ہونسے پکڑ تم لیجیو
یعنی سنت سخت ہی جب اشکاف — ہر طرف ہو شور بدعت اور خلاف
ڈاڑہ سے محکم پکڑ لے جسقدر — استقامت اسپہ کیجئے اسقدر
سست ہوا سات ہین ہرگز نہ جب — ہو عمل سنت بچی بدعت سے تب
دور رکہو آپکو سن لو یہ بات — راہ رہمونسے جو ہو دے محدثات
دین مین بدعت نیا ہر کام ہی — اور ہر بدعت ضلالت نام ہے

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رضہ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا

اور ارشاد ہے تم سن یہ لو — مین نے چہوڑا تم مین ہی دو چیز کو
دو لئیہ پر جبتلک چلو گمراہ نہو — ایک ان مین تم کتاب اللہ لو
دوسری ہے سنت حضرت رسول — جو کہ سنی ہے کرے سنت قبول

عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِنَ السُّنَّۃِ مِثْلُہَا فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ

یہ بہی حضرت کا سنو تم قول ہی — جسکے سننے سے دلونمین ہول ہی
دین مین بدعت ہوئی ہی جو کہین — مثل اسکے اٹہ گئی سنت وہین
پس عمل سنت کے اوپر خوب ہی — فعل بدعت سے جو نو اسلوب ہی

عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
[illegible] اَعَانَ عَلٰی ہَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ

اہل بدعت کی کرہی تو قبر جو ۔ وو ہی ڈہانپے پر مسلمانی کسے ہو

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزہد

جس کسیکا ہووے سنت پر عمل ۔ جب فساد امت مین ہووے اور خلل
اوسکے حق مین ہی یہ حضرت کا خطاب ۔ سو شہیدونکا ملے اوسکو ثواب
الغرض جب ہمکو یہ فرما دیا ۔ اختلاف امت سی ہوینگا کیا
اب کسیکا کوئی فعل و قول ہو ۔ جا ہی سنت سے اوسکو تول لو
مولوی فاضل ہو یا استاد و پیر ۔ یا ولی یا شیخ یا شاہ و فقیر
زندہ ہو مردہ ہو یا نزدیک و دور ۔ خرق عادت یا کرامت ہو ظہور
ہو رسالہ یا کہ ہو کوئی کتاب ۔ مجتہد ہو یا فقیہ اوسکا خیال
پس وہ سنت کے موافق ہووے جو ۔ تو عمل اوسپر مناسب ہے کرو
ورنہ ہو سنت سے اوسکو اتفاق ۔ چھوڑ دے اوسکو وہ ہی عمل شقاق

آیۃ وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید

ہی خطا کی پیروی کرنا خطا ۔ یہ نہین منصب کسیکو ہے عطا
ہر طرح متبوع اور تقلید عام ۔ جز پیمبر کے نہین گو ہو امام
اہل سنت کا کہ و مذہب یقین ۔ جز نبی معصوم کوئی ہی نہین
مجتہد کے حق مین ہی مخطی یصیب ۔ ہے خطا جائز کسی سے ای حبیب

المجتہد یخطی و یصیب

جو خطا تقلید مین ہوئی معاف ۔ کس لیے پڑتا بہلا پہر اختلاف
بات میری مین رہی پہر جو اک ۔ یعنی عالم کسطرح جاے بہک
یہ تعجب کی نہین کچھ بات ہی ۔ ایک سا ہرگز نہین درات ہی
علم تو رکہتا ہے ہر عالم مگر ۔ کس لیے کہتے ہین یہ ہم
دوسرا کیون علم سے بیراہ ہی ۔ علم سے آخر تو وہ آ

کم زیادہ علم سے جو ہو بڑے ہے — مذہب باطل مین ہین عالم بڑھے
الغرض یہہ وہم کے ہین سب خیال — جسکو حق چاہے او سے دیوے نکال
ہی سجان لائق ہمین کرنا قبول — جو کہ قال اللہ ہے اور قال الرسول
کر چکے معلوم ارشاد نبے — چاہیے سنت کی کر تو پیروے
چھوڑ دیجے بدعت کو جو ہی پاس فن — دین مین بدعت ضلالت ہی یقین
حسن بدعت کیسے ہے آوے نظر — ہی وہ ظلمت چاہیے اس سے حذر
پیروی سنت کی ہر دم خوب ہی — ہر طرح بدعت سے گو مرغوب ہی
پیروی سنت سے پیدا ہووی نور — ظلمت آوی دلمین بدعت سے ضرور
کر رعایت مرد آداب سنن — چاہتا ہے تو تقرب ذو المنن
ترک سنت مین تنزل دمبدم — قسوت قلبی ہے اور رین و ختم

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ اَیْضًا مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ مشکوٰۃ

قول پیغمبر کہ ہین مردود ہے — حسن اوسمین پھر کہان موجود ہی
روشنی جو قبر کی مشہور ہے — ہی اندھیرا وہ شب دیجور ہے
مسرف روغن کرے جو قبرگاہ — روغن لعنت سے ہووے وہ سیاہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

جسپہ لعنت خود کرین حضرت رسول — کسطرح وہ فعل ہی حضرت رسول
واسطے آدم کے ہی بیشک غلاف — قبر پہ آدم کے چادر ہے خلاف
خاک پتھر کو نہ پہنا و لباس — یہہ کہا حضرۃ نے ہی کر لو قیاس

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ فَجَذَبَهُ

جو کہ آدم ہے کرے حرکت خلاف
وہ تو کہنے کو نہین آدم ہے آدم کا خلاف

کبری و چادر نہین ہے گور کو
کس لیے چادر پڑی ہے شور کو

مومن صالح اگر ہے اہل گور
زینت اوسکو بس وہی اعمال نور

ور معاذ اللہ ہوا اسکے خلاف
پھر بقول مولوی ہے حال صاف

از برون چون گور کافر پر حلل
وز درون قہر خدائے عزوجل

بس مین کرتے مین ساعی ان روش
حیف مردے پر یہ کب بہاوے جلوس

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم لا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی

حبیب نے یہ کہین افسوس واہ
قبر میری مت کرو تم عیدگاہ

یعنی مثل عید مت ہر سال ہو
قبر پر اجماع نہ یہ جنجال ہو

جس جگہ سے چاہو بھیجو درود
لازم اسکو ہے نہین قرب و دور

پھر کہو وہ کونسا ہے قبرگاہ
جس پہ میلا عرس ہو ہر سال واہ

فعل جو کہ وہ پیغمبر کو ہو
کون ہے اوسکو کرے محبوب ہو

ہیچ ملا اب عید کا رتبہ کہان
فرق ہے اس مین زمین و آسمان

عرس اور میلے مین جو ہووے ہجوم
عشر اوسکے عیدین ہووے نہ دہوم

منہ لوٹا آوین سفر کر قبر پر
اور نماز عید سے ہین بیخبر

پہنچو تی کا تو یہان کیا ذکر ہے
دوسرے میلے کی اب تو فکر ہے

فخر سے کرتا بیان ہے یہ کلام
ہین گئے درگاہ کو اتنے سلام

اور جو اس مردود سے پوچھو یہ راز
ہے محلے مین جماعت کی نماز

تو وہان جاتا ہے سن لے بیحیا
بیحیا بولے نہین حضرت گیا

الغرض نوبت یہان تک آگئی
نام کی باقی مسلمانی رہی

عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی

ہین سب مین ...

کفر جو ہرگز ہووے اور حرام — وہ بدولت عرس کے ہوا کلام

ہی جوئے سے جا بجا قائم حساب — خانۂ خمار کھلے مست شراب

فاسقوں کا ہر طرف سے ہے ہجوم — آتے ہین مشرک چلے سب جھوم جھوم

مرد و عورت کو زیارت ہی تمام — بے تکلف ہر کسیکو صبح و شام

ہر طوالف کی مراد ہی اسکے ہاتھ — خرچ میلے کا وہین خرچی کے ساتھ

کیا کہوں جو عرس مین موجود ہے — ہر کسیکو خود عیان مشہود ہے

جو کرون تفصیل اس اجمال کو — ایک دفتر چاہیے احوال کو

فی الحقیقت تبکدہ ہے کام مین — کہتے ہین درگاہ جسکو نام مین

جو کہ بتخانہ مین ہووے کاروبار — ویسی ہے درگاہ مین کچھ ہم مدار

مرہٹی کی گڈہ مین خدام گور — کہا ہے مردار مین بازور شور

عن عطاءِ بن یسارٍ قال قال رسولُ اللہِ صلعم اللّٰھم لا تجعل قبری وثنًا یُعبَدُ اشتدَّ غضبُ اللہِ علی قومٍ اتخذوا قبورَ انبیاءِھم مساجد رواہ مالکٌ مرسلًا

عن عائشۃ ان رسولَ اللہ صلعم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھودَ والنصاری اتخذوا قبورَ انبیاءِھم مساجدَ متفق علیہ

ہے یہ پیغمبر نے فرمائے دعا — قبر کو میری نکر بت اے خدا

سخت تر اونپر ہو قہر کبریا — لین پکڑ مسجد قبور انبیا

لعنت حق بر نصاری و یہود — جنسے یہ بدعت ہوئی اول نمود

ہند مین ایسا ہوا فتنہ فتور — جسمین ہر ایک ہو گیا ہے کردو کو

فخر سے کرتا بیان گمراہ ہے — حضرت عباس کی درگاہ ہے

حضرت عباس یہان آئے نہ تھے — لکھنؤ مین کہیے بلوائے نہ تھے

زندگی مین لکھنؤ کے نام سے — حضرت عباس تو آگاہ نہ تھے

کربلا مین انکا ظاہر ہے مزار — لکھنؤ مین کسطرح آئے ہین یار

...اماموں کی کہو کیا راہ ہے | لکھنؤ مین کیوں نہین درگاہ ہے
...دمرنے کے خبر یہ سنتے کی | لکھنؤ مین ہے رسالہ جیدہی
چھوڑا از اصلی وطن حب دلی | لکھنؤ مین اونکو آتی ہے بنی
یہہ خبر گر حضرت مہدیؑ کو ہو | ہین گئے عباس بھائی ہند کو
چاہیے تشریف فرما ہوں شتاب | ہوں نہ خوف دشمنوں سے درحجاب
راہ مین گر دشمنوں سے ہو خطر | سہل ہے کیا خوش تقیہ کی سپر
اس حماقت پر غرض افسوس ہے | کچھ نہ انکو ننگ او رناموس ہے
کیا کہوں مین قبر کے گنبد کا حال | یہہ بنا ہے اپنے صاحب ول
ہے تو بس نفقہ مین مومن جزخاک | جو ملایا خاک مین بیہودہ خاک

عَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِي التُّرَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

خرچ جو راہ خدا تھا خیر سب | ہے کہاں الا البنا لاخیر فیہ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۵

قبہ انصار نے کو رسول | دیکھکر ناخوش ہوئے دلمین ملول
کھود ڈالا اسنے جب وہ سب تمام | تب لیا حضرت نے پھر اسکا سلام
اور کہا صاحب یہ اپنے ہی وبال | جو بنا رقبہ مالابد حال

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ص خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا

الیٰنا صاحبہا اعراضک فاخبرناہ فہدمہا فقال کلا ان کل بناء وبال علی
صاحبہ الا مالا الا مالا یعنی الا بد منہ رواہ ابو داؤد

حال جب زندیکا یون تحریر ہی — پہر بہلا مردے پہ کیون تعمیر ہی
منع کردین جب رسول دین — قبر پہ بنیاد وکچ کرنا نہین

جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص
القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم

پہر وہ کون ہے متاخرین — نہی حضرت کو کرین جو پہر نہین
نام کے جو واسطے ہووے یہ کام — شرع مین مردود یہہ نیت حرام
رونق اسلام یہ سب لے گیا — ہندوون کو ان یہ محبت دیگیا
من تشبہ فہو منہم ہوگئے — آب وگل مین عقل اپنی کہوگئے

ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم من تشبہ بقوم فہو منہم
لیس منا من تشبہ بغیرنا رواہ الترمذی

حیف یہ زر خاک مین ہووے خراب — اور اخوان الشیاطین ہوے خطاب

قال اللہ تعالی ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان
الشیاطین وکان الشیطن لربہ کفورا

قبر فرسودہ کفن بوسیدہ سے — نور رحمت زیادہ سب سے ہے
جو نبی کی معصیت پہ ہو بنا — وہ بنا ہر حال مین لائق فنا
ہدم کی جب جائے خود مسجد ضرار — اس بنائے اصل کا کیا اعتبار
یاد کر تو قصہ حضرت عمر رض — کیا ہوا وہ ہاتھ سے اون کے شجر
جسکے نیچے بیعت رضوان تھی — حق نے ہی قرآن مین اوسکی ذکر کی
کچھ وہان ہوتا نہ تہا فسق و فجور — خوف بد علت سے کیا خود اوسکو دور
افضل یون جب دور کیجیا اصل سے — کیا کہو گے حال مین بے اصل کے

ان بہون کی معصیت پر ہی اساس ہین وہ تن خانے یہ سب کر تو قیاس
دین مین گویا یہ تو تشنیع ہی اسلیے اس کام پر تشنیع ہی
جو کہ نا مذکور ہین مذکور پر لو سمجھ تم حکم اسکا بے خطر
مال جو بیجا نہ خرچے ہی کمال ورنہ صاحب مال ہوگا پائمال
اے لبا امساک کز انفاق به مال حق را جز بامر حق مده

اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ رض قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رض اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہی ابو الہیاج اسدی سے خبر یون علی نے مجھسے فرمایا مگر
تم کو ایسے کام پر ہون بھیجتا جیسے بھیجا مجکو پیغمبر نے تھا
چھوڑیو مت کوئی ہو قبر بلند پست کر دینا مگر اے ہوشمند
کوئی ہو تمثال جا دینا مٹا سید کونین کا یہہ حکم تھا
بانس کاغذ کا بندہا پھر زور ہی نام جسکا تعزیہ مشہور ہے
بیچ بیچون لکڑیون کا ٹہاٹہ ہی جو پڑہے ہے مرثیہ وہ بہاٹہ ہی
قبر سچی کا سنا وہ حال ہے تربت جہوٹی تو پہر کیا حال ہے
نام جسکا کہتے ہین احمق ضریح شک نہین اسمین کہ ہی وہ بت صریح
یہ کہیچولنکا سنو سامان ہی اور سیدانان کو حیران ہے
حاضری عباس کی ہے ہر مقام سید عباس کو فاقہ ہے شام
حاضری صاحبکی بہہ تو ہے عجیب ہی مین کوٹا پیتا مسکین غریب
تعزیہ دارونکا مرشد ہے یزید کام اسکا کر دیا اب بر مزید
جو تہا وقت مین اسکے خلل سب وہ پورا ہوگیا اب برمحل
یون نہو شاباش یون ہی چاہیے پاس مرشد کا بہلا فرمائیے
نام مین اوسکے نہ اب شرمائیے کہا یہی جس کا وہی کا گائیے
جو وصیت اسکے کر جاتا پلید ہر کوئی یہہ جانہ

شرم کہاتا اور نہ کر سکتا یہہ کام
رسم سوم اور دہم چہلم تمام
گیارہوین ہو یا کہ دسوین بارہوین
خبر مین تاریخ کا کیا اعتبار
کار جو بد ہے اوسے تاریخ کیا
شرع مین کسکا تعین ہے مگر
جو مقابل نص کے واقع ہو قیاس
صدقہ و خیرات بدن ہو انتظار
اسکی ہے ویسی مثل کہر چل رہا
کار بد مین یون غرض تاریخ گن
الغرض بدعات تو ہین بے شمار
محافل مولد تو یہان ایجاد ہے
حمل [illegible] جب وضع کا آدمی مقام
گویا حضرت آمنہ کا ہے حضور
اس ادب مین ہو گئے بے ادب
[illegible] یہہ پردے کا ہے مستور ہے
مرثیے کسطرح ہے ہجو ملیح
روش اس بدعت مین ہے یہہ دوستی
کیا کہون یہ دوستی کیسی ہے
اسمین منبر بھی کیا احداث ہے
اک بنی خانہ ہوا ایجاد ہے
رافضیون سے یہہ برتر ہو گئے

تعزیہ دارون نے کر چہوڑا تمام
سب یہہ بدعت ہے تعین ہے حرام
ہے یہہ بدعت ہے توقفی بالیقین
کار شر مین ہے جزا روز شمار
نیکی کے ہے واسطے ہر دن بھلا
ہو نہین سکتا قیاس اسکا یہ ہے
ہے قیاس ابلیس سے اسکی اثر
سال اور تاریخ اور دن کا شمار
آوہی وہ تاریخ تو دلوین بچہا
زہر کہانے کو مقرر جیسے دن
چند باتون کو کیا یہان آشکار
پہر بہی بدعت سے غرض آباد ہے
ہو وین تعظیما کہڑے سب جاہل علم
اور حضرت کا یہہ ہے وقت ظہور
اس شناعت کو نہ سوچا ای عجب
سا[illegible] آپکے نہین منظور ہے
جسمین ہیئت ہر حسن مین ہے وہ قبیح
اور بنتی ہی ہے مینے سنی
دوستی بنجائے دشمنی
اہل بدعت کی یہی میراث ہے
بدعت تو سے رکہے بنیاد ہے
ان کے نقشے دیکہکر وہ رو گئے

دین مین جو ہر کوئی مختار ہو — جسکا جو دل چاہے سو طیار ہو
کیا رہی پہر قید ارشاد رسول — جو رسالت ہوگئی سب کو قبول
جو محبت سنی کرے جائز وہی — صاحب خانہ کی کیا حاجت رہی
سیکڑون خانے غرض بنیاد ہون — اہل خانہ سے نہ گو آباد ہون
مذہب باطل ہوئے جتنے غرض — ان سبہون کی تھی یہی اصل مرض
چہوڑ دی وہ قید جسکی تھی اسیر — ہوگیا ہر جائے ایجاد نفیر
کرتے ہین ہر سال کفار ہنود — اپنے یہان شادی کہنیا کا ولود
اور نصارے بہی ہین موجود ہر — حضرت عیسے کا جو مولود ہے
کرتے ہین وہ بہی بڑا دن سالمین — من تشبہ قوم مین اعمال مین
حضرت عیسے بہی ہین بیشک نبی — انکے بہی مولود کی ہے یہہ خوشی
کس لیے الزام ان پر ہو بہلا — حضرت عیسی کا ہے دن یہہ بڑا
بلکہ اول ہے بڑا دن چاہیے — اپنے یہان لازم اوسہ [illegible]
حضرت عیسے کے ہو تبیے امید — اسمہ احمد ہوئے سب کی نوید

فی سورۃ الصف وَاِذْ قَالَ عِیْسَے ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّی
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ
یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَھُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ

حضرت ابراہیم مرسل بڑے — اور ابو الملت خلیل اللہ تہے
جد اعلے تہے رسول پاک کے — ہے ظہور احمدی اس اصل سے
انکا تہا مولود کرنا پر ضرور — حیف حضرت سے ہوا اسکا ظہور
حیف جسمین ہو محبت ہو تمام — وہ کیا اصحاب نے کیونکر نہ کام
صدق سے صدیق نے ایکبار بہی — مجلس مولد وہان اصلا نہ کی
حضرت فاروق و ذوالنورین نے — مرتضی اور حضرت سبطین نے
حیف اس ماہ ربیع کی سب بہار — کہوئی اور مجلس نہ کی اک بار
یا محبت مین کہوا ونکے قصور — یا عبادت میر

اون مین یا ماہ ربیع آنا نہ تھا — رسم بدعت یا کہیں بہانا نہ تھا
کوئی شق اسمین کرو تم اختیار — چھوڑو بدعت یا ہو دلمین شرمسار
کہہ گئے یہہ خاص ختم المرسلین — ہو مخاطب جانب اصحاب دین
فاقتدوا البعد سے ابوبکر و عمر رض — اہل سنت ہین اسی تقلید پر

حذیفۃ قال قال رسول اللہ ؐ انی لا ادری ما بقائی فیکم
فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی

فیکم الثقلین اسنے تارک — ہے مخالف فی الضلالۃ ہالک

زید ابن ارقم رض قال قال رسول اللہ انا تارک فیکم الثقلین
اولھما کتاب اللہ الی اخر الحدیث جابر قال رأیت رسول اللہ ؐ
فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت
فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ و عترتی اھل بیتی رواہ الترمذی

جماعۃ ہی معراج جو دی ہے قرار — اس بیان مین اسکو بھی کرلو شمار
اہل دین رہتے ہین جمع دائم سبار — ذکر حضرت مین ہمیشہ تر زبان
نیچ فتنی ذکر با بانگ بلند — ہے رسول اللہ کو بس دل پسند
ہی بیان وعظ حضرت کا سیر — جس سے ہو معلوم سبکو خیر و شر
درس قرآن و احادیث رسول — ذکر حضرت اسمین ہے بیشک حصول
جمعہ و عیدین اسمین کیا ہین کم — جو کرین ماہ ربیع ایجاد ہم
جتنے ہین اعمال امت کی تمام — صدقہ و خیرات و صلوٰۃ و صیام
اجر ہے اسمین رسول پاک کو — خاص ان کو غیر ممنون اجر ہو
حق نے من یتولھم منکم سنا — جسکے حق مین انہ منھم کہا

فی سورۃ المائدۃ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصری اولیاء
بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا
یھدی القوم الظلمین

خیرخواه بے دین کا مردود ہین　　کرتے حضرت کا مگر مولود ہین
دشمن حق سے کرے جو دوستی　　ہے پیغمبر کا عدو وہ دوزخی
واستحبوا الکفر جسکی شان ہو　　مومن اس سے دور یہ پہچان ہو

فی سورة التوبة یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ

چھوڑ سکتی ہی نہین دنیائے دون　　ہین نصاری کے یہان خوش سرنگون
کب ہوا ایسے شخص سے راضی رسول　　گو کرے مولود سو وہ بوالفضول
لاتے ہین تعظیم کا فر کی بجا　　واسطے دنیائے دون کے بیچیا

اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

جیفہ دنیا کے طالب ہین کلاب　　انسے کب خوش ہو رسول مستطاب
اہل دنیا سب کے سب ملعون ہین　　حب دنیا مین بڑے مفتون ہین
کرتے ہین تقسیم حلوائی امام　　چھوٹے صاحب کے مگر فدوی تمام
خود مسلمانون مین آخر تھا یزید　　اسکو چھوڑا جان کر فاسق پلید
کھاتی مین آنکی شبیر ہی تمام　　سمجھے ہین کیا اپنے دلمین کچھ امام
ہوتی گر اسوقت مین حضرت امام　　جانتے ثانی یزید ان کو تمام
فاسق و فاجر کو کب کرتے پسند　　جانب حق انکو غالب تھی بلند
اسمین جو اپنا ہوا ہے عام وہ　　راہ حق مین تھا او نہین کا کام وہ
تمسے ایسے کیا دبے ہین اب امام　　جو کرو راضی رہین وہ لا کلام
کچھ کسی سے نہین ان کو غرض　　ہی تمہین کو خاص یہ مہلک مرض
وہ نہین واقف تمہارے نام سے　　حق کے تم دشمن ہو اپنے کام سے
مجلسون مین جسقدر ہوتا ہی صرف　　جسکے دو محتاج کو کیا اسکا حرف
گر کہو مولود مین جو صرف ہے　　دیجئے سید کو یہ کیا حرف ہے
سید مفلس کی کیا تکریم ہے　　ہو بڑا انگریز تو تعظیم ہے
خوب کہین انکو مشفق مہربان　　ہی خداوند و ولی نعم

کیون نہ ہو لائق بھی آنکی ہے یہی
آن سگانرا این خران خاضع شوند
گربہ باشد شحنۂ ہر موش خو
خوف ایشان از کلاب حق بود
ربی الاعلیٰ ہست وردِ آن شہان
موش کے ترسد ز شیران مصاف
اہل دنیا سجدۂ ایشان کنند
ساخت سرگین دانکی محراب شان
دیگ لیس و کاسہ لیسی بجو
الغرض مجلس کرنے سے کیا ہوا
مجلسون مین خوب ہوتی ہے نمود
کوئی شہرت کو لیتا ہے یہ نام
[illegible] ہوتی ہے شیخ جی کے آج گھر
چیلے دینے مین کہان یہ بات ہے
حسب قولی کے مخالف کام ہے
گر کہو مولود کر ڈالین ہزار
ہو نہ بیوہ کا کبھی ثانی نکاح
یہہ کبھی مجلس نہ اپنے گھر مین کی
مجلس مولود کا ہے کاروبار
سنتِ شادی ہو سنت طریق
ایسے بے غیرت کو غیرت ہے کہان
محفل شادی مین تو اسراف ہے
ہون رسوم کفر و افعالِ حرام

سچ ہے قولِ مولوی معنوی
شیر را عار ست کورا بگروند
موش کر بود تا ز شیران ترسد او
خوف شان کے ز آفتابِ حق بود
رب ادنے در خورِ این ابلہان
بلکہ آن آہو رگان مشک ناف
چونکہ سجدہ کبریا را دشمن اند
نام آن محراب و منبر پہلوان
تش خداوند و ولی نعمت بگو
مجلس بدعت مین حاصل ہے ریا
ذکر ہر مجلس ہے مجلس کا وجود
آج ہے وان مجلس حضرت امام
نشی جی ناظر جی آئی ہے خبر
ہے ریا شرکِ خفی ہیہات ہے
بیحیا کو شرم کا کیا نام ہے
لیک وہ سنت نہو ہو جسمین عار
ننگ لاوین اسمین بدتر از سفاح
ہے جو بیشک سنتِ پیغمبرے
سنتِ نبوی سے ہے ضد ننگ و عار
لچر سنت مین سنگ ہون غریق
ہو موافق شرع غیرت ہو جہان
چھوڑ دین اسکو تو استنکاف ہے
حق جو ہے اسراف کو ہو وہ تمام
[illegible]

سہرہ و مقنع بندش فاحشات — بازی آتش ہی سامان برات

جو کہو زہرہ کا سا عقد نکاح — کر دو چہوڑ دف کہ یہہ شام نگاہ

سہل ہی ہو لو دیر یہہ سخت ہی — ناک کٹجاوے کہی بدبخت ہے

ناک لو پہلے کٹی گیا ہے خبر — جب خلاف شرع ہو شادیکا گہر

الغرض حب نبی ایمان ہے — جسکو یہ حاصل نہو شیطان ہے

اتباع شرع اُسکا ہے نشان — حیف بدعت مین محبت ہو کہان

ہو نہ کچہہ خالی تبرک سے سرور — جب کہ پیغمبر کو تقوے ہے ضرور

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوُضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ

ف [illegible] ہے"

ہے محبت پیروی اعمال مین — ہو ظہور اقوال اور افعال مین

جو محبت سے کرے جائز ہو گر — رافضی پہر کیون ہون تقصیر پر

بانگ مین کہتے امیر المؤمنین — یہہ بہی خالی ہے محبت سے نہین

حی علی خیر العمل بہی خیر ہے — گرچہ سنت کے خلاف و غیر ہے

کلمہ طیب مین کہتے ہین علی رض — ہے ولی حق کا نبی کا ہے وصی

اور وہ کرتے ہین بین السجدتین — جو نماز اپنی پہ بہی رفع الیدین

اور کرتے ہین دعا بہی ہاتہہ اوٹہا — وہ نماز اندر غرض سب بے حیا

رافضی کرتے ہین جو عید غدیر — ٹہاٹہہ کا غذ مرثیے کے ہین سیر

چہچہے اور ہوس بہی ہے انکو نصیب — ہے سیہ رو کو سیہ پوشی نصیب

چہاتی اپنی کوٹتین ہاتہہ سے — ہین حقیقت مین یہہ اُلو کاٹہہ کے

ہو خرافات انکی بدعت بہی قبول — اہل سنت کیون ہین اونسے ملول

جو محبت سے کرین سو سہل ہے — گو حماقت اور جنون وجہل ہے

بدعت استمداد ہے اموات سے — اہل سنت کیون پے اثبات ہے
سنت جمعہ مین کیون کہتے صلوٰۃ — اہل سنت کیون کرین بدعت کی بات
قبر پر مردے کے کیون ہو ہی اذان — اہل سنت کو یہ سنت ہے کہان
بدعت ہنگامہ قدم رسول — اہل سنت کو یہ کیونکر ہو قبول
قبر پہ پیرونکے ہو وہی عرس جو — اہل سنت کے یہان بدعت ہی ہو
سوم و چہلم سے حضرت کیا غرض — اہل سنت ہو گی بدعت کا مرض
اہل بدعت سے نہین دسوین غرض ہے — گیارھوین ہی اہل سنت سے عجیب
گیارھوین دسوین کا یہان کیا کام ہے — اول و آخر خدا کا نام ہے
ہندوون کیطرح کردے دن نہین — سال مین جو کچھ مقرر ہون کہین
لوٹ پھر آنا نہین روز وفات — غیر بدعت اسمین کیا حاصل ہے بات
رافضی سے ہے نہین صحت نکاح — جو نہو صحت نسب تو ہے سفاح
نے حدی باقی رہا یہان نے نسب — اہل سنت سے یہ ہے امر عجب
پھر بہلا عزت کہان جاتی رہی — یہہ قرابت کسطرح بہاتی رہی
ہے مقرر طیبین للطیبات — للخبیثین کے مناسب ہے صفات

فی سورۃ النور الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۝

الغرض انصاف سے کچھ دور ہے — غیر کو جو بد وہ خود منظور ہے
اپنی بدعت کو کہو حسنہ اگر — غیر کی بدعت کو کیون ہنسا مگر
ہو اگر تقلید سے بدعت روا — انکو بھی حاصل یہی ہے مدعا
جو کہ حضرت نے نہ فرمایا روا — اور صحابہ بھی نہ لائے وہ بجا
امر دین مین گر نہ وہ ممنوع ہو — ہر زہ دیدہ دین مین مشروع ہو
اکثر افعال روافض ہون صحیح — کیونکہ آیا ہے نہین منع صریح

تحت نہین

فی سورۃ الشوریٰ ف۱ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ

اصل ہو شارع سے جسکے ہاں بہم | قول و فعل اصحاب سے ہو وہی خبر
انہین وہ جاری عمل ہو بے نکیر | نے کہو ندرت سے وہ عمل حقیر
اسکو بدعت جاننا ممنوع ہے | اصل وہ سنت سی خود مشروع ہے
اہل سنت ہین وہی خالص غرض | جنکو بدعت کا نہین کچھہ بہی مرض
پاک دامن لوث بدعت سی جو ہو | اہل سنت حق وہی ہے جو کہو
اہلسنت کام کے تہے سو گئے | نام کے باقی ہزارون ہی رہے
وہ گئی کرتے جو تہے سنت کی کام | بدعتی اونکے ہوئی قائم مقام
اہل سنت کام کے ماضی ہوئی | بدعتون سے دلمین سب راضی ہوئے
ہوگئی سب خلیفہ جانشین | جنہین آثار سنن باقی نہین
منہہ سی جو کہتی ہین سو کرتے نہین | وہ کرین جسکا نہ حکم انکو کہین
چاہیے مومن کو اب انسے جہاد | قول پیغمبر اگر بیشک ہے یاد
ہاتہہ سے اور منہہ سی کرنا کام ہے | اولاً افضل یہی اسلام ہے
دلمین بہی بدعت سی جو انکار ہے | اہل بدعت سی نہ کچھہ بہی کار ہے
یہان تلک باقی تو کچھہ ایمان ہے | اور مومن کی یہی پہچان ہے
پر ہوا گر دلمین ہے کچھہ بہی قصور | اہل بدعت سی نہین دلمین نفور
ہاتہہ دہوا ایمان سے اسی بدنصیب | تجہسے ہی اسوقت مین غفلت عجیب
رائی بہر ایمان نہین تجہہ مین رہا | خواب غفلت سی نہین ابتک جگا

ف عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ
بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ
يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ
يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نام سے کچھ کام چلنے کا نہین　　ہے بدن بے روح کو جنبش کہین
زہر سے جسطرح جاتی جان ہے　　یون ہی بدعت قاتل ایمان ہے
گرچہ تجھ مین مرگیا ایمان ہے　　پر غنیمت ہے کہ زندہ جان ہے
جان جبتک ہے توقع ہے شفا　　مرگئے پیچھے نہین ہوتی دوا
مان لے کہتا ہے جو شفق طبیب　　غسل صحت تک تجھے ہووے نصیب
فکر کر ایمان کی باقی ہے علاج　　کر شروع پرہیز بدعت سے تو آج
ہے مرض بدعت بڑا پرہیز کر　　مت چہوری اپنے گلے پر تیز کر
کہتے ہین پرہیز آدہی ہے دوا　　ہے طرف پرہیزگارون کے خدا
گر نہین ہے میرے کہنے پر یقین　　ہے خدا کہتا ہدی للمتقین
جان گر صحت تجھے مرغوب ہے　　عاقبت پرہیزگاری خوب ہے
حسن بدعت دلمین کچھہ آنے نہ دی　　ہاتھہ سے پرہیز کو جانے نہ دی
جب لگے پرہیز اب آگے دوا　　گرچہ استعمال ہو پوری شفا
نسخۂ اکسیر دنیا ہون تبا　　صفحۂ دلپر تو لکھہ اس کا پتا
اسکے ہین محتاج سارے اغنیا　　مفلس ایمان کو ہے یہہ کیمیا
سنلے ہے نام اسکا تو اب نام خدا　　راحت جان سنت خیر الورا
ہے یہی وہ نسخۂ اکسیر پاک　　اس سوا ہے اور سب اکسیر خاک
ہے دل مردہ کو یہہ ماء الحیات　　ہو مس جان اس سے اکسیر الصفات
ہی مہوس کرے قلب ماہیت　　نسخۂ سنت مین ہے یہ خاصیت
روز و شب کر سنت و قرآن نظر　　چرخ ایمان کے یہ ہین شمس و قمر
شادی ہو یا رنج یا غم موت ہو　　سنت نبوی نہ ہرگز فوت ہو
سنت نبوی کے جو ہووے خلاف　　قال ہو یا حال ہو سن وا شگاف
جان اسی مردود مت کر دلپذیر　　مولوی ہو یا مشائخ یا فقیر

امر بالمعروف نہی عن منکرات
اسمیں ہے تنقیہ اور قوت کی بابت
ہوتے ہیں اغلاط فاسد اس سے دور
گر مزاج معتدل بخشے سرور
دہی تو آپسمیں تمام اجزا ملا
ہیچو اجزا سے عناصر ایک جا
نیت اخلاص کے لیکر شکر
کر قوام اسکا کہ تا ہووے اثر
جب کہ ہو ترکیب ساری دلپذیر
ہو یہ معجون مفرح بے نظیر
کر دیا پورا میں یہ نسخہ عیان
شوق سے فرمائیے اب نوش جان
جیسے ہیں اربع عناصر پہ ضرور
جس سے ہے انسان کامل مقصور
ایک بھی انمیں اگر مفقود ہو
حضرت انسان ۔ نا موجود ہو
ہے اسی صورت وجود دین کا حال
چار عنصر سے ہے نہیں اسکو زوال
اہل سنت کو نہایت انسے کار
چار یہ آپسمیں ہیں جو چار یار
چار میں گر ایک سے بھی پھرا
چار یاری پھر کہاں مذہب رہا
ہووے نامشروع سے جو آپ دور
غیر کو بھی منع کرنا ہے ضرور
جسقدر ہو استطاعت منع کر
ہے روایت میں یہ حضرت سے خبر

إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

لوگ دیکھیں جبکہ نامشروع کو
اور نہ دیں تغییر اس منکر کو جو
ہے عذاب حق او نہوں اب قریب
سب کے حق میں عام وہ ہووے غضب

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ اقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ
إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَ
عَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ رواه البيهقي في شعب الايمان

اور نبی سب سے خبر کر لو یقین
حق نے فرمایا کہ ای روح لامین
جا فلانے شہر کو تو لوٹ مار
عرض کی اسنے کہ اے پروردگار
اسمین تیرا ایک بندہ ہے فلان
ایک لمحہ کی نہ معصیت عیان

حق نے فرمایا کہ تو اس شہر کو — لوٹ پیر اور اسمین جو کہ ہو
آپ گرچہ وہ گناہ کرتا نہین — لیک بیشک ایکساعت بہی کہین
دیکہنا شروع در راہ خدا — منہہ نہ اس بندے کا متغیر ہوا
یعنی یہہ خود معصیت بہی ہی عظیم — دیکہہ منکر جو نہ آوے خشم و بیم
ہو نہین سکتا جو سنت پر عمل — اور بدعت ہر کسی کا ہے شغل
دو سبب سے یہہ مرض ہے رکہہ تو یاد — ایک تو ہے حب دنیا کا فساد
دوسرے جیسے بڑا اضلال ہے — جسکو مہدی سمجہے وہ دجال ہے
ہندکی پیری مریدی سے پناہ — ایک عالم ہو گیا بدعت کی راہ
جو کہ جاہل تہے بنی کثرت سے پیر — پیر نابالغ ہوئی شیخ و فقیر
خط کتابت فارسی جو ہین پڑہے — لوگ سمجہین انکو ہین عالم بڑے
نالنامہ اور وظیفے کی کتاب — پاس جتنے ہو تو انکا کیا حساب
جاہلو ہونے علم قرآن و حدیث — حیف جو مرشد بنے ایسا خبیث
جسکو ہو مقصود اسکو ہو معاش — پہر نہین خناس کے حاجت تلاش
بلکہ وہ بندہ یہہ ہی قول رسول — حیلۂ دین سے کرے دنیا حصول
صوفی جاہل کو سمجہو مومنین — کعبۂ شیطان ہی وہ بالیقین
اولیا نے جو تہے عارف باخدا — اتقوا من صوفی الجہلہ کہا
ذی تفقہ سخت تر شیطان پر — ہے ہزار عابد سے یہ ین لو خبر

ف عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجة

فضل عالم کو ہے عابد پر حصول — جسطرح ادنے پہ ہو فضل رسول

ف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم الحدیث رواہ الترمذی عن ابی امامة الباہلی

دین دنیا کے لکھے دشمن ہیں دو — زاہد بے علم و شاہ بے حلم ہو
فقر جاہل کو کہاں آرام ہو — کفر سے جب تک بچا انجام ہو
زاہد بے علم جو تحقیق ہو — ہے لکھا وہ آخرش زندیق ہو
ہے مجرد علم سے بھی نے شرف — پھر جو ہوا ابلیس کیوں ہو طرف

لَوْ کَانَ فِی الْعِلْمِ دُوْنَ التُّقیٰ شَرَفٌ لَکَانَ اَشْرَفُ خَلْقِ اللهِ اِبْلِیْس

ہے عمل سب علم کا حاصل کمال — بے عمل ہے اپنی صاحب پر وبال
بد تر عالم کہا عالم وہ ہو — علم سے اپنے نہ لیوے نفع جو
علم ہے خالی عمل سے جوں عقیم — ہے عمل بے علم سے مثل سقیم
علم با عامل صراط مستقیم — علم ضارہ ہست وسواس رجیم
علم نافع فقہ تفسیر و حدیث — جو خلاف اسکے وہ ہے خبث خبیث
خوف و تقوے علم کا ہے ماحصل — بو حنیفہ نے کہا کیوں برمحل
پھر کہا پوچھا جو لوگنے من فقیہ — جو ڈرے اللہ سے اور تقیہ

فِی الْحَقَائِقِ سُئِلَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ مَنِ الْفَقِیْهُ قَالَ الَّذِیْ یَخْشَی اللهَ وَیَتَّقِیْهِ

جو کہ عالم اغنیا کا ہو جلیس — طالب جیفہ کو وہ ہو ہی ابلیس
حب دنیا ہو نظر مخلوق پر — جا کرے وہ طالب دنیا کے در
علم کو رکھتا ہے سب سے بیشتر — ہے کتابوں سے لدا وہ مثل خر
اس سے بہاگو جوں اسد سے بالیقین — اسکو سمجھو بیگمان ہے دزد دین

اَلْعُلَمَاءُ اِذَا خَالَطُوا الْاُمَرَاءَ فَهُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ ۞

جبکہ عالم سے خلاف ہو کوئی شے — یہدم الاسلام لغزش اسکے ہے

عَنْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ عُمَرُ رض هَلْ تَعْرِفُ مَا یَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ یَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ رواه الدَّارِمِیّ

علم خود فی نفسہ گو نور ہے — کیا کرے صاحب جو اسکا کور ہے
علم جو دلپر کرے تاثیر ہو — جو زبان پر ہو وہ حجت

عَنِ الْحَسَنِ رض قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ رواه الدارمي

الغرض جو عالم دیندار ہے ۔۔۔ طالب دنیا سے وہ بیزار ہے
آمر معروف ناہی منکرات ۔۔۔ تارک بدعت ہی محمود الصفات
وارث علم انبیا ہے وہے ۔۔۔ کچھہ فضیلت مین نہ اسکے شک ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وابوداود وابن ماجة والدارمي

رحمت حق ہے زمین پر وہ وجود ۔۔۔ باب رحمت کا اسی سی ہی کشود
دوستی اسکی ہوئی واجب تمام ۔۔۔ کفر ہے اسکے اہانت لاکلام
دشمن اسکا دشمن رحمٰن ہے ۔۔۔ دوستی اسکا صاحب ایمان ہے
ہے رضامی حق رضا اسکی یقین ۔۔۔ اس سے حاصل راحت دنیا و دین

مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ والبيهقي في شعب الايمان عن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه

الغرض علم و عمل سے ہو نصیب ۔۔۔ جسکو جانو ہے وہی حق کا حبیب
خوب جب تحقیق ہووے او عیان ۔۔۔ ہر طرح سے ہو چکا ہو امتحان
وہی ہو عالم جو لیوے امتحان ۔۔۔ ورنہ احمق ہر کب احمق عیان
جبکہ ہووے اس سی شبہ برطرف ۔۔۔ دین مین اسکے کرے حاصل شرف
امر دنیا مین بڑے ہو ہوشیار ۔۔۔ کرتے ہو تحقیق اسکے باربار
دین مین یہہ کیا بلا تمپر پڑے ۔۔۔ آفت تقلید چہاتی پہ اڑے
یہان نہین تقلید کا رتبہ قلیل ۔۔۔ جو کہے وہ مان لینا ہے دلیل
ان ہذا العلم دین ہے کہا ۔۔۔ دیکھو تو کس شخص سے لیتے ہو جا

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست / پس بہر دستے نباید داد دست
پیرزادہ پن کرے جو رافضے / کوڑہ مین سمجھو کہ نکلے کہان جے
ہتہ مین یہہ بھی بھلا موجود ہے / پیرزادہ رافضی مردود ہے
پیرجی حضرت نبی ہو آج ہین / جو کہون نقطے سے یہہ معراج ہین
جو کہو کر دین وظیفے مین سحر / نیک سنت کے بجا لانے مین ہر
حال انکا کیا کرون ذکر سب بھلے / کار شیطان میکند نامش ولے
جو نماز اندر ہو حالت عیان / فقر فاسد کا یہہ جانو ہے نشان
جو پڑہو قرآن کبہی آوے نہ حال / ہولی ٹہمری سنکے سوجہی حال و قال
سن بخاری ہو نہ کچھہ دل پر بخار / گاوی عاشورن تو رووین زار زار
یہہ کبہی ہرگز نہ پائی ہو خبر / ہونی حضرت کو دوگانے مین سحر
ایک جو مجلس کہین ہو راگ کی / شام سے ہو صبح کسکے رات تہی
ہی نماز اندر ارحنا یا بلال / حال جو اسمین ہے وہ بس ہے ضلال
جسکو حاصل ہو عبادت مین سرور / ہے وہ صادق حال با نور و ظہور
امر حق ہے استعینوا بالصلوۃ / چشم کی خنکی اسے مین ہے ثبات

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ رواہ احمد

راگ سنکر جو مچاوے زور و شور / یہہ تو ہے قوت بہیمیہ کا زور
چاہیے آشفتہ کو کیا بم و زیر / مرغ کی آواز سن رووے فقیر
اہل حق کم اپنے جو مستی کرین / چرخ کی آواز سن مستی کرین
جنسے ہے بنیاد پہلے راگ کی / ہین وہ سب اصحاب عجل السامری
اسکو سمجھے تھے خدا جو شوق مین / رقص وان کرنے لگے آ ذوق مین
حضرت مودود چشتی سے خبر / ہے کہ فرماتے تھے وہ عالیقدر
بلدہ خوارزم اور شہر دگر / جو حوالے اسکے تھے اید ہر ادہر
ان مزامیر و دنکے شامت سے شتاب / کشتہ خون کر ہوگئے خانہ خراب
الغرض حال صحیح کچھہ اور ہے / اسکو سمجھو جو تمہین کچھہ غو

جسکو حق فرمائے افلا ینظرون
دیکھیے وہ قدرت حق ہو شور و جنون

امرد خوش شکل ہین صنع خدا
دیکھ حضرت ہو گئے خود مبتلا

طفل یک روزہ جو صاحب مہد ہے
رب اپنے سے حدیث العہد ہے

دیکھ کر اسکو کہے مفتون ہون
پیر نابالغ یہ کیون مجنون ہون

خوب آیا یاد قول مثنوی
للحکیم المولوی المعنوی

عشق نبود اینکہ در مردم بود
این فساد از خوردن گندم بود

عشقہائے کز پئے رنگے بود
عشق نبود آخرش ننگے بود

لاشئی بر لاشئی عاشق شدہ است
ہیچ نے مر ہیچ نے را رہ زدہ است

الغرض یہہ حال کیا کیجے بیان
ہے یہ سب علت مشائخ پر عیان

محفل ہولی مین بھی جاتے ہین پیر
لعنت حق پیر پر برسے عبیر

جو ہونی تھی سو ہولی حال مین
فرق کیا ہے شیخ اور شیو لال مین

ہم ہولی ہولی بیٹھکر مثل جہنت
ہو توجہ دل مین پھر آوے بسنت

جب بسنتی عرس کے آئے بہار
شیخ بوڑھا پا گیا صبر و قرار

سر پہ گاگر ناچنے اندر چلے
شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے

جو شریعت کے کہو کچھ ہوا اسیر
تو کہین ایمان سے ہم ہین فقیر

جہانہ دنیادار کے گھر دھوم ہو
شادی حضرت مین وہ معلوم ہو

پوچھہ نہ سوچین لا یحب المسرفین
جسمین خوش بی بی ہو وہ ہووے یقین

ہان مگر قدرت نہو جسکام کے
عصمت بی بی بود بے چادری

خاندان عالمین جو ہوتے ہین پیر
اور بڑی گدی پہ بن بیٹھے فقیر

چھوڑ گدی وہ نہین جاتے کہین
ظہر تخلل مین رہتے ہین وہین

کوچہ و بازار مین جاتے رسول
دعوت غربا کی کرتے تھے قبول

فی الحدیث یجیب دعوة المملوک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

بلکہ تھی کفار کی اسپہ طعن
یمشی فی الاسواق ہے قرآن مین جان

قال تعالی وقالوا ما لهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق

حق نے فرمایا کہ تھے مرسل تمام	جاتے تھے بازار اور کھاتے طعام

ف۱ آیۃ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی

اس زمانے کی فقیری ہے عجب	حبس دائم حبس سے ہوتی ہے نصیب
پیر جی بنکر جہاں بیٹھے غرض	تھک گئے سب کام سے دائم مرض
کیسے ہی پیش آوے پیر حاجت ضرور	خود نجاوین کام کو ہرگز حضور
جو کہ حضرت کے ہوئے اگر مرید	وہ ہوئے گویا غلام زرخرید
انکے سر پر ساری آفت پڑ گئے	پیر کے پیچھے فقط گدے رہے
جو کہیں تنہا چلیں کیا ذکر ہے	ساری شیخی کا اسیمیں حصر ہے
صحبت غربا سے رکھتے عار ہیں	انکی دین تعظیم جو زردار ہیں
بیوہ و مسکین کے ہمراہ ہو سول	جانتے اور انکا کام تا ہووے حصول

عن انس قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ ؐ فتنطلق بہ حیث شاءت رواہ البخاری وعنہ ف۲ ان امرأۃ کانت فی عقلہا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتہا رواہ مسلم ؕ ف۳ ایضاً لا یانف ان یمشی مع الارملۃ و المسکین فیقضی لہ الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی عن عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ

تھے امیر المومنین جو مرتضیٰ	آپ لاتے تھے نمک بازار جا
اور کہا کامل کا کیا نقص و کمال	جس سے منجر نفع ہو سو ہی عیال
بوہریرہ اور حذیفہ دوش پر	ہیزم اور آٹے کو لاتے لاد کر

عن ف۴ عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشراً من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی ترجمہ

سرور کونین خیر المرسلین	احمد مرسل شفیع المذنبین
کپڑے پر پیوند لیتے خود لگا	کفش اپنی کانٹھ لیتے

ف۱ ف۲ ف۳ ف۴

آپ خود دستِ مبارک سے سیتے | بکریوں کا اپنے دوہتے دودھ تھے
میل سے کپڑے کو اپنے آپ پاک | تھے نبی کرتے کہون روحی فداک

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اسقدر خوئے کرم حضرت مین تھی | آپ کرتے خدمت اپنی اہل کے
ساتھ مزدورون کے کرتے کام کو | تھا نہین ہرگز تکلف نام کو
ذبح حضرت کے لیے بز ایک بار | کے صحابہ نے ہوا تقسیم کار
ذبح ذمّہ ایک نے اپنے لیا | دوسرے نے صاف کرنا کہدیا
ایک پکانے پر ہوا موجود کار | اسطرح سب کام نے پایا قرار
آپ حضرت گوشۂ جنگل مین جا | لکڑی اوسکے واسطے لائے اوٹھا
دیکھکر اصحاب حیران ہو رہے | ہم تو لاتے آپ حضرت کیون گئے
حق نے فرمایا نہین آتا پسند | بیٹھنا ممتاز ہو سب مین بلند
کام ایک تمنے قسمت کر لیا | اپنا حصّہ مینے لکڑی لادیا
تھے انس حضرت کے خادم تمام | یون روایت کرتے ہین وہ باکلام
یعنے کرتے ہین بیان حضرت انس رض | خادم حضرت رہا مین سال دس
یہ نہ حضرت نے کبھی مجھسے کہا | کام وہ کرنا نہ تھا کیونکر کیا
کام یا کرنا تھا کیون چھوڑا اسے | یہ نہین ہرگز مناسب ہے تجھے
جسقدر میرے کیے حضرت نے کام | میری خدمت پر ہوئے غالب تمام
تھے امیر المومنین رض حضرت عمر | خشت زن اپنے خلافت مین مگر
شغل بزّازے کا تھا صدیق کو | اونپہ طاعن جو کہ ہو زندیق ہو
حضرت ایوب زکریا کو لکھا | شغل خیاطی و نجارے کا تھا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو کہ مردان خدا آگاہ ہین
جاہ دنیا کو سمجھتے چاہ ہین

جب محبت چاہیے اللہ ہو
بے تکلف اسطرح باللہ ہو

ظاہر و باطن شریعت ہو تمام
کچھہ مخالف شرع سے رکھے نہ کام

نے کہ ہو صورت مشایخ نام کو
دانہ تسبیح ہووے دام کو

جن کی ہے محراب خود مسجود دم
پیر جی کا ہے وہی بیت الحرم

کسبیان نیچتے ہین سب جنکے قدم
پیر کے پگڑین قدم وہ دمبدم

رقص اور چوکی ہین ہو جو کچھہ حصول
پیر کے چوکی بٹھا خدمت قبول

باپ سی اپنے زیادہ جانتین
سالمین جو ہو سکے سو مانتین

انکو ہے یا تخم کے گنا ہو نکا خیال
پاک حضرت از حیا ہین باکمال

دیتے تعویذ و دعا ان کو یاد
لے مرادین تیری ہو پوری مراد

عرض وہ کرتے ہین یون یا پیر اب
آپکا حضرت یہہ سب کچھہ ہی سبب

اب کی ہولی اور ہسی ہوگی جو
نذر دونگی پیر کے قربان ہو

اس زمانے کے یہہ بابا پیر ہین
قلتبانون کے جو دادا پیر ہین

فخر سے کوئی بیان کرتا پلید
ہیں بڑے صاحبکے بی بی بھی مرید

یہہ تصرف آپکا ہے چشم دید
پیر کے حقمین وہ ہے بلہن مزید

حیف کیا اس حال کو کیجے بیان
شرم و غصہ دونو آتے ہین یہان

راست ہی یہہ سب سخن کو ہیچ دُر
تا حق ونکے حقمین ہے الحق مُر

کٹ قلم سے یہہ قلم ہو حیف ہے
قاطع برہان تحت السیف ہے

یہہ تو شیطان جیسے ہین ویسے مگر
ہی عجب جو معتقد انکے ہین خر

کیا سمجھکے انکے ہوتے ہین مرید
جو کہ ظاہر ہو خبیث ایسا پلید

امر یہہ جاہل بھی جانین ہین حرام
کسطرح پہر آن پہنستے ہین تمام

جانتے ہین یہہ بھی دلمین خود قصور
یعنی من آثم کہ من دانم ضرور

جانکر گو کہا دیتے یہہ حیرت جو تھی
مولوی کے قول نے تسکین دی

این نجاست پیش تو رسوا شود
پیش خوکان مشک

جو کرے راہ خدا مال حرام / اجر کے امید رکھے پہر تمام
لے فقیر اور جانگر دیوے دعا / کفر مین دونون ہوئے یہان مبتلا
واسطے طاعت کے لقمہ ہو حلال / کفر و حرمت سے نہ حاصل جز وبال
شک نہین اسمین یہہ ہے قول نبی / سخت مطلق ہے یہہ سب مہر البغی
حیف جو ایسا غرض ہو کہنہ گرگ / اسکو احمق جانتے پہر بہی بزرگ
قلب نی دیکہتے اسکا عمل / پہر بزرگی مین نہین آتا خلل
نان و حلوا مین بہی کیا تاثیر ہے / کیسے ہی کہاوے مگر وہ پیر ہے
نان و حلوا کا جو آیا یہان نام / یاد آیا نان و حلوا کا کلام
دین فروشے از پے نان حرام / مکر و حیلہ بہر تسخیر عوام
خوردن مال شہان از زرق و شید / گاہ خبث عمرو گاہے خبث زید
این عدالت با وجود این صفات / ہست دایم بر قرار و بر ثبات
[illegible] داخل نگردد لا و لیس / این عدالت ہست کوہ بو قبیس
مے نباید اختلال از ہیچ چیز / چون وضوئے محکم بی بی تمیز
نیست تقوے جز درین یک گوشہ / نان و حلوائے بہل در گوشہ
الغرض جو ان مین متشیخ ہین لوگ / انمین اک تلبیس کا ہے اور روگ
ذکر کرتے ہین بزرگون کا کلام / تاکہ ہو وین معتقد انکے عوام
ہین بزرگون کے خلاف افعال مین / کرتے ہین طامات پر اقوال مین
نام لیتے جو انکا گذرے باکمال / ہے بقول مولوی انکا وہ حال
کار پاکان روشنی و گرمیست / کار دونان حیلہ و بے شرمیست
اے مخنث نے تو مردی نے تو زن / ہمچو شیطان راہ مردان رامزن
ما برون را ننگریم و قال را / ما درون را بنگریم و حال را
جو نہو قول و عمل مین اتفاق / اسکو پیغمبر نے فرمایا نفاق

جب ابوجہل ہی یہہ چہوٹ جا[ے] | نیک و بد مین فرق کیا باقی رہا
ظالم پہ جو نہ مارے خدا | ظلم پر مظلوم کے حقمین ہوا
داد اپنے کو نہ پہنچا وہ غریب | اسکے حقمین یہہ قیامت ہے عجیب
گرچہ بیشک ہے وہ رب العالمین | لیک بندے سب برابر ہی نہین
ہے مسلمانون پہ رحم اسکا یقین | رحمت حق ہے برائے محسنین

فِي سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

ہے کسلیے حقمین جو یکسان کرے | فرق دنیا مین بہلا پہر کیون پڑے
ایک کو ملتا دوشالہ ہے لباس | ہے بدن پر ایک کے کمبل پلاس
ایک روتا ہے پڑا آزار مین | ایک ہنستا ہے کہڑا بازار مین
ایک ٹوٹی جہونپڑی مین ہے تباہ | دوسرے کا ہے محل آرام گاہ
[ایک] کہاتا مار ہے زندان مین | ایک کو ہے سلطنت ملتان مین
[ایک] خلعت ملا ہے شاہ سے | دوسرا ہے قید مین خود جاہ سے
الغرض محشر کو بہی یہ حال ہو | ایک خوش ہو ایک کو خوشی نہین

فِي سُوْرَةِ حٰمٓ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ
اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

ہو تصور کیسے جو ہو مستقیم | عیش ہے اسکو نہین کچھ خوف و بیم
کاٹ کر اسکو ... جنت کے تمام | جو کچھ چاہے وہان حاضر ہے مدام
عَنْ عَلِيٍّ رض قال ... یا درنعیم | اسکے حق مین ہے خدا غافر رحیم
داخلة تبلغه الی ... مین ہو کوئی گریا | جو بتوحید خدا داعی ہوا
وذلک ان الله تبارک ... مخلصین | اور کہا یون اننی من مسلمین
استطاع ... نمانے یہ ثابت تہا قدم | واسطے اسکے ہے نعمت دمبدم
جز خدا جسنے نہ کی تہی بندگی | چین سے اسکے وہا...

ہی شراب و شہد و آب و شیر کے	نہر جنت کو خدا نے اسکو دی
ہر طرح کے میوے اور حور و قصور	جس سے نور آنکھوں کو ہو دلکو سرور

عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر

نعمتیں جو آنکھ نے دیکھیں نہیں	کان سے اسکو نہ دنیا میں سنا
جو کسیکے دلمیں بھی گذرا نہو	وے خدا دے بندگان خاص کو

عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة الذي له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء وبهذا الاسناد قال من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بني ثلثين في الجنة لا يزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار وبهذا الاسناد قال ان عليهم التيجان ادنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب الحديث رواه الترمذي

ادنی ہی بہشتی سن لے یار	جسکو وہان خادم ملیں اسی ہزار
بہتر ہیں حوریں اسکی بی بیان	ہو سکی تعریف انکی کب عیان
قبہ جو موتی و یاقوت کا	واسطے مومن کے وہان خیمہ کھڑا
نہایت لمبے گر کوئی صنعا تک	جو چلے تو پہنچے وہان خیمے تک
مہربان کے انکے سر پر تاج ہو	موتیوں میں انکے ادنے ہوئے جو
بیشک لیت روشنی کی اسمین شان	مشرق سے روشن کرے تا غرب جہان

عن ابي هريرة رض قال قلت يا رسول الله مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنة ما بناؤها قال لبنة من ذهب ولبنة من فضة وملاطها المسك الاذفر وحصباؤها اللؤلؤ والياقوت وتربتها الزعفران من يدخلها ينعم ولا يبأس ويخلد ولا يموت ولا يبلى ثيابهم ولا

جسکا وہاں گارا ہی خالص مشک سے | سنگریزے موتی و یاقوت کے
خاک اسکی زعفران زرد ہے | جو گیا راحت ملے بے درد ہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّہَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُہَا الحدیث متفق علیہ

ایک شجر ایسا ہے جنت میں کہ جو | واں سوار اسکے چلے سایہ میں ہو
سو برس تک واں چلا جا لا کلام | ہو نہ سایہ اُسکا بس ہرگز تمام

وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَآءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَہُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَہُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُہَا عَلٰی رَاْسِہَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ رض

جو بہشتی عورتوں میں ایک بھی | اسکے ظاہر ہو زمین پر روشنی
روشنی جنت سے ہو وے تا زمین | بھر دے خوشبو سے مکان بیچ و زمین
اوڑہنی اور ہے جو ہے وہ مہ جبین | وہ تو سب دنیا سے بہتر ہے نہین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُ وُجُوْہِہِمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْہُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِہَا مِنْ وَّرَآئِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

زمرہ اول جو داخل ہو بہشت | دن قیامت کے سو اسی نیکو سرشت
روشنی ہو اسکے منہہ پر اسقدر | چودہوین شب کا دکہا دے جو قمر
زمرہ ثانی مین ہو اتنا ظہور | کوکب روشن مین جو حسن بہتر ہو نور
اُنمین ہر ایک کی ہین دو دو بیبیان | ہے لباس و حسن او نکا یون عیان
حلّے ستر مین نظر آجائے گا | مغز اونکی اُستخوان و ساق کا
الغرض جو ہون موحد مومنین | واسطے اُنکے یہہ سب ہین بالیقین

ہے

[illegible]

ف ١ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب صفۃ الجنۃ میں پہلی فصل میں ہے ١٢

ف ٢ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب صفۃ الجنۃ میں پہلی فصل میں ہے ١٢

ف ٣ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب صفۃ الجنۃ میں دوسری فصل میں ہے ١٢

کوئی کہو کہتا ہوں سن لو والکشاف — یہ نہیں تقصیر ہونے کے معاف
شرک تقصیر و نہیں ہے وہ بد بلا — جو کبھی ہرگز نہ بخشے گا خدا
بھائی کو بھائی نہ بھاتا ہے شریک — خالق و مخلوق میں کب ہو یہ ٹھیک
یہ کہو انصاف سی کیا دور ہے — شرک جو اسکے لیے منظور ہے
ہی نہیں کوئی نہ ہوا اسکا شریک — ذات اسکی وحدہٗ ہی لا شریک

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ
فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا
بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝

کون ہی رازق سما و ارض سے — آسمان سی بارش باران جو دی
اور زمین سے پھر وہ دانہ دی اگا — کون مالک سمع اور ابصار کا
کون میت سے نکالے حی کو — کون زندہ سے نکالے مردے جو
ہی مدبر امر یہ کہدو کدام — غیر حق لیوی نہ یہاں کافر بھی نام
حق تو یہ ہے حیف افلا تتقون — حق سے بتلاؤ فانی تصرفون
جبکہ حق چھوڑا یہ باطل خیال — ہی فماذا بعد الحق الا الضلال

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ
يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

غیر خالق مثل خالق حیف ہو — جو سمجھہ رکھتے ہو اسکو سوچ لو
غیر حق جنکو پکارو کہدیا — آپ ہوں پیدا نہ پیدا کچھہ کیا
وہ تو مردے ہیں کہ جنمیں جی نہیں — کب اوٹھینگے جانتے کچھہ بھی نہیں

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ
ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ لِيَكْفُرُوا
بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

حق نے کہا — ہی مگر بیشک وہ من فضل خدا

چند روزہ یہہ تمتع لو اُٹھا ۔ کفر نعمت کا مزہ چکھو گے جا
حق کے روزی مین ہی حصہ اور کا ۔ یہہ جو ٹہراتے ہو بوجہے گا خدا

وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا
نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا

وقت سختی کے جو مشرک تھے قدیم ۔ جز خدا رہتی نہ کچھہ امید و بیم
غیر کا اُسوقت لیتے پہر نہ نام ۔ ضَلَّ مَا تَدعُون شاہد ہی کلام
جب خدا اِس رنج سے دیتا نجات ۔ پہر وہی سب شرک کرتے بے ثبات
مشرکین اُسوقت کے تھے وہ اخف ۔ شرک مین یہ لگگیے انپر شرف
ہو شدائد بالہ ہو حالت رخا ۔ یہ کرین پیروں کے جا جا التجا
اِنسے بہتے بوجہل مین بھی جہل کم ۔ انکے سر پر جا پڑا ان کا قدم
یہہ تو سمجھے یہہ ہمارے ہون نصیر ۔ حق نے فرمایا وہ ہون اُنپر نکیر
جز خدا ہرگز نہو کچھہ کشف ضر ۔ زعم جن پر خوف سے وہ خود ہی پر
جانتے ہین سب خدا کو لا شریک ۔ مانگتے پہر کیلیے غیرون سے بہیک
سوے غیر حق لما ذا عمدہ ۔ کیا الیس اللہ بکاف عبدہ

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْہِ شُرَکَآءُ مُتَشٰکِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

فخر ہے مومن کو واللہ یہہ کلام ۔ ہی موحد ایک خواجہ کا غلام
اور مشرک ہے غلام شرکتے ۔ چند خواجون مین یہہ ہی بے ہمتی
وقت واحد مین جو ہون متشاکسون ۔ طالب خدمت تو ہو حیرت مین جنون
کونسی جانب کرے یہہ اختیار ۔ کسکی خدمت مین یہہ ہو جا انحصار
بے خبر اسکی نہ پہر کوئے تمام ۔ ایک کا خالص نہو جبتک غلام
کب ہون یہہ دونون برابر فی المثل ۔ ہی سخن الحمد للہ بر محل
گرچہ ہی توحید ظاہر کیا کہون ۔ لیک اکثر لوگ ہین لا یعلمون
اسے کہتا ایک ہے واحد وہی ۔ نذر و منت جا کے

پہوٹے منہہ اس کہنے سی کیا ہو گیا
نام تو بندۂ علی رض بندہ حسن رض
پہوڑ حق بندو لکا تو بندہ ہوا
بے نماز و روزہ و حج و زکوۃ
ریش کا منہہ پر نہین نام و نشان
موچہہ سے سارا دہانا بہر گیا
کیا کہون کیسے مسلمان آپ ہین
ایسے ہی صورت مسلمانونکی ہی
کیا کہون بی ریش کے صوفونکا حال
اسطرح تصویر ہی بہہ آپ کے
شکل پر بہی فخر کرتے ہین عظیم
آپ تو فضل و ہنر سے ہین بری
فخر سے کرتا ہی کوئی بہہ بیان
کوئی کہتا پیرزادہ ہون قدیم
قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو
مولوی صاحب بڑے مشہور عالم
کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان
کوئی فاروقی پہ نازان ہی بشر
کوئی ذوی النورین پہ نازان ہے
کوئی لیتا حیدر و زہرہ کا نام
ہے کسیکو قادری ہونے پہ خبط
خود معین الدین نہین تھی پر نماز
نقش . . . . نقشبند . .

زہر کہانا نام لے تریاک کا
کبر کے مانند پہر کرتا ہے جشن
کچہہ تو شرما دل مین اے بندہ خدا
ہے زنا و رقص سب کچہہ واہیات
پیر نابالغ کہون یا نوجوان
خرس جسکو دیکہکر بہی ڈر گیا
ایسی ہی سب انکی دادے باپ ہین
سچ بتا دیا کہ شیطانون کی ہے
جسطرح عورت کے سر پر ہون نہ بال
جسطرح ہو شیو جرن کے باپ کے
تہا میرا دادا کریم ابن الکریم
نام لین اجداد کا پہر ہر گہڑے
تھے میرے دادا جو حضرت تھے فلان
خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا رحیم
کوئی بتلاتا ہے مفتی باپ کو
کوئی کہتا ہے چچا میرے کا نام
صدق کی کچہہ بو نہین اسمین عیان
باطل و حق مین نہین فارق مگر
خود سخا و حلم سے بے نور ہے
عفت و تقوے سے ہرگز کچہہ نہ کام
لیکن اسکو کچہہ نہین قادر سے ربط
پر معین الدین چشتی پر ہے ناز
نہ ہہ نقش . . . . .

نام سے انکے فقط تو شاد ہین	صورت و سیرت مین خود آزاد ہین
چار ابرو کا صفا منہ پر بنا	شکل شیطان کا دیا اس نے پتا
ناک پر کھینچا جو ہے خط سیاہ	ہے سواد الوجہ پر اسکے گواہ
نام جنکا لین ہین یہ پوچھو خبر	تھی بزرگون کے یہی صورت مگر
الغرض ایسون کو پھر کیا فخر ہے	جب مناسب ہے نہ ان سے کوئی شے
باپ اک جاہل کا فاضل ہو بھلا	فضل اسکے سے اسے پھر کیا ملا
زشت رو سے ناز یہ کہ جو پسند	حسن میری مان کا تہا اسسے دوچند
آتش روشن کا ہے یہ دود ننگ	گرچہ ہے آتش سے پیدا بید رنگ
نسبت فرزند ناقص بے کمال	ہے یہ شن آبائی کامل سے مثال
بول سے آدم کے جو ہے باوقار	ہو رہا جو پیدا کہین ایک خوار
شکل و حس سے کرم کو کیا ہے شرف	خر سے ہو نسبت دیا آدم طرف
ہے جو بیمقداری و خست کمال	اسمین ہین دونون برابر ایک حال
ہے شرف یہان نسبت انسان کو	جسقدر وصف کمالیت مین ہو
ایک احمق کو سنا کرتے بیان	باپ تہا میرا سنو یارو فلان
ہے نہین ہر چند یہ معلوم جو	ہمنے مانا ایسے سے بالفرض ہو
گھر بھے کہاتے ہین کہین دیکھا تہا	یعنی یہ آگے پلاؤ قلیہ تھا
نسبت طفلی سے آوے کچھ نہ ہاتھ	نسبت دینی نہو جنک ساتھ

فی سورة البقرة ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم

نوح کا بیٹا بدون کے ساتھ ہو	نسبت پیغمبر سے بیٹھا وہ کھو
پھر آبائی بھی کام آئے نہین	آخرش وہ ہو گیا من مغرقین

آیة قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء قال لا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم وحال بینهما الموج فکان من المغرقین

اہل سے باہر کیا یہ کہہ کے جو	اسلیے حق مین تو کہین جاہل نہ ہو
اسلیے قرآن مین یہ ذکر ہے	تم کو

چاہیے تم کو خدا کے ہو رہو | باپ دادا کا بھروسا کچھ نہ ہو

حکم حق سے خود نبی نے بارہا | ہے جناب فاطمہؓ سے یون کہا

مین نہین کام آنیکا حق سے تجھے | ذات اپنی کو بچا تو نار سے

حق نے عند اللہ اتقٰکم کہا | غیر تقویٰ کے کیا شرافت مین رہا

کوئی ہو قولِ نبی ہے یادگار | سب سے اقرب مجھسے ہین پرہیزگار

حشر کو پوچھے نہین اسلاف سے | کچھ نہ پوچھینگے مگر اوصاف سے

جو کوئی توحید پر قائم نہ ہو | اور نماز و روزہ پر دائم نہ ہو

کفر کے رسمون پہ چلتا ہو عیان | شیخ و سید ہو مغل ہو یا پٹھان

ہے جہنم واسطے اسکے مقام | کچھ شرافت وان نہین آنیکی کام

یہ شرافت شر و آفت ہو گئے | شیخ جی کی ساری شیخی کھو گئے

جو ہین سید سیدی مین گھر گئے | طوق و غل مغلے مغل کے ہو رہے

وہان شجاعت سے جو دم مارے کہان | پیٹھتا دوزخ مین ہو دلیگا پٹھان

ستر حصہ آگ دنیا سے بڑہ ہو | جو حرارت آتش دوزخ مین ہو

سال اسکو جبکہ دہکایا ہزار | تب ہوئی وہ نار سرخ انگار وار

اتنی مدت پہر جو دہکانے گئے | تب سفیدی اسمین پہر پائی گئے

سال اسکو بھی جو دہکایا ہزار | اب سیہ تاریک ہے ہاں قعر وہ نار

لاینگے دوزخ کو جو روز شمار | ہین مہار اسمین لگے ستر ہزار

ہر مہار اوپر ستون ستر ہزار | ہین فرشتے کھینچتے سب ایکبار

ہر کسیکا نام لے دوزخ پکار | اسطرف آؤ لے کافر نابکار

حق سے منہہ پہیرا تہا ادہر تو آ | پشت دی حق سے نہ تہا خوف خدا

میرے پاس آ اے منافق بے حیا | منہہ پہ کلمہ اور تہا دل مین دغا

آ ادہر میری طرف اے اہل مال | حرمت و حلت مین کچھ بھی تہا خیال

[illegible] | [illegible]

الغرض جب ہو یہ دوزخ سے صدا
ہو وے ہر کافر منافق کو گریز
پھر تو نکلے ایک گردن بس دراز
ہو منافق اور کافر ہو لئیم
اسطرح چنگل سے لیوے او ٹہا
دوزخ بیچ دن قیامت ہو خطاب
گر تجھے اشیاء دنیا سب ہو خاص
وہ کہے جو پاس میرے ہو تمام
حق کہے پھر اسکو سن اے بے ثبات
شرک سے رکھنا بری تو آپ کو
صلب مین آدم کے تو رکھتا رخت
وہان بہی اقرار تھا قالو بلے
عہد توڑا تو نے اور مشرک ہوا
چھوڑ کر خالق حاجتے مخلوق کا
چھوڑ سمجھا قادر و نعم النصیر
دیکھ لے یہ سخت مشکل کے ہے جا
ایسی بے وحدت کی دوزخ جا ہمی ہے
ہو جو کافر کے میان ہر دو گوش
سیر سہ روزہ سوارے تیز گام
فربہی ہو اسقدر اندام پر
ایک نرمہ گوش سے لی دوش تک
اور سطبر ہے پوست کی سہ شب
کوہ بیضا کیطرح کافر کے ران
ہے پڑا دوزخ مین جیسا پُت پہ ست

یون بلاوے نام لے لے برملا
دیکھ کر وہ ہول مین آواز تیز
یون جہنم سے کہون کیا اسکا راز
راہ دو سو سال تک وہ ہو مقیم
لوک سے جون مرغ دانہ لے اٹھا
سب مین ہی جسکا بہت ہلکا عذاب
دیکھے فدیہ آپکو کر لے خلاص
ہے سے چھوڑاون آپکے مین لا کلام
مینے یہہ آسان تر چاہی تھی بات
مت ملانا ساتھ میرے کوئی ہو
جب کہا تہا تجھسے مین قول الست
پڑ گئی پھر تیرے اوپر کیا بلا
کی عبادت استعانت نا بجا
ہو گیا سمجھا اُسے حاجت روا
ہر کسی سے تھی مدد یا دستگیر
جز خدا کوئی نہین مشکل کشا
وائے ہو صد وائے ہی صد وائے ہے
دن قیامت کے مسافت کر تو ہوش
ایک سے بہی دوسرے تک لا کلام
جون تہا کافر وہ خدا کے نام پر
راہ ہفصد سال ہے بے ریب و شک
دانت چون کوہ احد بے لغو.
اس غضب سی اسکے دانت
تین شب کی راہ ہے

ہو ذمین تلک پہنچتا کافر زبان
ہی پڑی فرسنگ تک یہ ہی دبال
ہونٹہہ اوپر کا پڑے تا نصف سر
وادی ہیبت جہنم اسکے جا
کوہ ہے دوزخ مین نام اسکا صعود
اسپہ چڑہوائینگے سنلو اسکا حال
اور اسپر سی اسی سے چہوڑ دین
یہہ اشارہ ہے کہ وہ ایمان سے
واقف ہے اسقدر ایمان بلند
شرک جسنے کچھہ کیا حق نے کہا
طرنے اسکو کیا پہر اختلاف
ہی گنہگارون کی دوزخ مین خوراک
اسکا قطرہ جو گرے دنیا مین وہ
نکلے تا ہے کیطرح ہی او سمین جوش
پاس منہہ کے جبکہ آوی وہ عذاب
سہر پہ پہنچین گرم پانی کہولتا
راہ بیرو تنے نکل باہر گرے
اور بدلکر اسکے پہر جلدی بدن
اور سلے زرداب دوزخ جائے آب
بہون ڈالے منہہ کو مثل کباب
دوزخی ہیونیگے جو نار الصدید
واسطے کفار اور فساق کے

جس زبان سے غیر حق تہا ورد خوان
لوگ اسکو کر رہے ہین پایمال
لب زیرین جا گرے وہ ناف پر
جو کہ ہے جبار سرکش بے حیا
واسطے اسکے جو ہے کافر عنود
جسکے چڑہوائے تو ہی ہفتاد سال
اسکو دایم یون رکہین پہر نا رہین
یون گراتا جا نگر قرآن سے
جو گرے اسطے جدا ہو بند بند
آسمان سے گویا جا لوٹ کر پڑا
رنج نے ڈالا اسے در کوہ قاف
وہ شجر زقوم جو ہے زہرناک
ساری دنیا کے معیشت ہو تباہ
کر رہا ہے پیٹ مین جوش و خروش
پوست منہہ کا گر پڑے اسمین شتاب
کاٹ دے اندر شکم وہ کہیکے جا
ظاہر و باطن سبھے ابتر کرے
اسطرح دیتے رہین رنج و محن
تہا لنشہ دنیا مین جو مست شراب
قاطع الامعا ہے وہ بلس الشراب
وہ عرب سے نکلیگا ہو کر پلید
جو وہ دوزخ مین پڑا غساق ہے
گندہ وہ جا کہ سے [illegible]

ڈول ہے پہر جو چہوڑ دینگے [illegible]

انہین سے جو کوے کالے ایکبار
الغرض دوزخ کے ہین صدہا عذاب

دوزخیسے جتنے ہین پوچھین بھلا
تم تو کہلاتے تھے اشراف و رئیس

وہ شرافت اور ریاست کیا ہوئے
بولے تھے جو کچھ وے مردود تھی

ہم نہ تھی او نہین جو تھے اہل صلوٰۃ
ہم نہ تھے او نہین جو کرتے تھے لحاظ

صحبت بدین گھسے رہتے تھے ہم
یہانتلک غافل رہی آیا الیقین

بہاگتے تھے وعظ کے قرآن تکلے
ہم نفرت وعظ سے تھی اسقدر

ہین پڑے دوزخ مین کیا باقی رہی
کچھ نہ سمجھے ہی یہ دوزخ ناک مین

آج تو سنتے نہین قول نذیر
حیف کچھ سنتے سمجھتے کچھ اگر

الغرض دوزخمین انسانکے سوا
ساری بُت اور تعزیہ جھنڈا نشان

جن و انسان ساری شیطان کے مرید
اسقدر مخلوق ہوں دوزخ رسید

ای مسلمانون تم اب حق سی ڈرو
سن لیا کیا سخت ہی قہر خدا

چھوڑ دو جو کچھ کہ ہے فسق و فجور
آخرش دنیا سے ہو بکڈن جدا

سال چالیس تلک رہی وہ ہربار
ہوگا معلوم آپ ہی روز حساب

اس بلا مین کیون ہوی تم مبتلا
آج دوزخمین ہو کیون خار و حقیر

آج کیا تم پر قیامت آ گئے
منحرف سے تھے حضرت معبود سے

کہلتے غرباکے پوچھی تھی نہ بات
گھس گئے بالتونہین جو تھی عزیز

جسکو ہم تریاق سمجھے تھا وہ سم
اب ہمارے واسطے کوئی نہین

کچھ نہ تھے ہم کو غرض ایمان سے
شیر کے دیکھنے سے بہڑکے جیسے خر

سب ریاست بہاڑ مین جاتی رہی
مل گئی سب قابلیت خاک مین

کل کو یون بولینگے اصحاب سعیر
اہل دوزخمین نہوتے ہم مگر

اور بھی اشیا بہت ڈالینگے جا
سیکڑون اشجار جنکے تھے الاں

عابد و معبود جو تھے پلید
پھر بھی دوزخ یون کہی ہل من مزید

حق مسلمانی کا جو ہے وہ کرو
کفر کے اور شرک کے ہی یہ سزا

تا نہو گلزار سے جنت کے دور
جا پڑیگا کام تم کو بار

یہ نہ جانوں ہے قیامت تم سے دور ۔ جو مرا اسکو قیامت ہے حضور
ہے بہ نسبت آخرش دنیا کا گھر ۔ جسقدر انگشت ہو دریا سے تر
یہ بھی خود تفہیم کو تمثیل ہے ۔ اسقدر قلت حقارت کی ہے شے
فی الحقیقت ورنہ یہاں نسبت بھلا ۔ غیر متناہے کو متناہے سے کیا
سجن ہے مومن کو دنیا بالیقین ۔ ہاں مگر ہے جنۃ للکافرین
جون پر پشہ برابر بھی قدر ۔ نزد حق دنیا کو ہوتی کچھ اگر
ایک پیالہ آب اس دنیا سے بھی ۔ کوئی کافر کو نہ دیتا حق کبھی
بندۂ دینار و درہم ہیں لعین ۔ بندۂ شال و دوشالہ ہمچنین
تارک دنیا ہوئے سب اہل دین ۔ فی الحقیقت عیش دنیا کچھ نہیں
بوریے پر خواب حضرت نے کیا ۔ بن گیا تن جو پر نقش بوریا
بولے بن مسعود جو فرمائیے ۔ فرش ہم لائیں بنا بچھوائیے
سن کے یہ حضرت نے فرمایا جواب ۔ مرغ دل ہو جس سے بے آتش کباب
یہ کہا دنیا کہاں اور میں کہاں ۔ میرا اور دنیا کا ہے ایسا بیان
جسطرح زیر شجر کوئی سوار ۔ سایہ لے کر چل کھڑا ہوا یکبار
چھوڑ اسکو اسنے اپنی راہ لے ۔ دم کے دم کیا چاہیے سامان کی
کھولتا ہے نور حق سینہ کو جا ۔ ہووے گر سینے میں حضرت نے کہا
جبکہ پوچھا یاں سے اسکا نشان ۔ کوئی ظاہر میں بھی ہے فرمایا ہاں
ہے جو یہ دنیا دوں دار الغرور ۔ یہ نشان اسکا ہے ہونا اس سے دور
اور رجوع کرنا اسے دار الخلود ۔ قوت کا سامان ہو قبل الورود
مال کا اسوقت میں ہے بد مآل ۔ یاد آتا ہے مجھے حضرت کا قال
ہے ایک امت کو ایک فتنہ کا حال ۔ میری امت کے لیے فتنہ ہے مال
ابن آدم مستحق ہے اسقدر ۔ ستر عورت ہو سکونت کو ہو گھر
دفع گرسنگی کو ہووے خشک نان ۔ تشنگی کو آب بھی حاصل ہو ہاں

زندگی مین اسقدر یہ ہی ضرور
جو طلب دنیا کرے مال حلال
ہو یہ کوشش اسکو اپنے اہل پہ
پیش آوے حق کی وہ اسحال پر
اور جو طالب ہو بزوجہ حلال
پیش حب حق کے وہ آدمی ہو حال
وجہ حقیقت مین تو آیا یہ ہی کلام
باوجود عصیان دنیا ہو عطا
پھر لکایک جب پڑا ہو رب کی سخت
حب دنیا کو کہا راس الخطاء
ہی یہ دنیا غافلے خانمان
جمع اسمین جو کرے ہے بیوقوف
طالب دنیا مونث جو کہا
درحقیقت وہ مونث ہی ہین
انکو تو ہے نصف مردوں کا وقوف
جو طلب دنیا کرے دو لو سے جا
دلمین ہے آدم کی ہر جانب کرا
جو توکل حق پہ ہوا اور اعتماد
اہل دنیا دارنے با اہل حال
طالب دنیا کو کیون کہی کلاب
شک نہین ہی خواہ مخواہ مردار خوار
صاحب دل نے دیا اسکا جواب
سگ کو جب لقمے مین آیا استخوان
دوسرے کو دیکھ غراوے وہین

اسقدر سے ہی حساب آخر کا دور
باز رکھے آپ کو تا از سوال
مہربانی اسکو ہمسایہ او پہ
چودہوین شب کا دکھا وے جون قمر
لیک ہو مغرور یا کثرت خیال
خشمگین ہو اسکو قادر ذوالجلال
پس کہون کیا ہووے جو مال حرام
ہی یہ استدراج اور مکر خدا
تب وہ متحیر ہوا اور مایوس بخت
کب خطا سی ہو بھلا رحمت عطا
مال بے مالو نکا ہی یہ بیکیان
کر دیا قول نبی میں نے کشوف
قول یہ لیکن نہین بار و حجاب
فضل اسپر ہے مونث کی تئین
اسکو فرمایا ہے مطلق بیوقوف
پہر نہ وہ دنیا نہ عقبے کا رہا
جو پڑے ہر ایک کے پیچھے ہو تباہ
حق اسے کافی ہی سب سے بامراد
اعتراضاً یہہ کیا اس سی سوال
کیا سبب ہے جو نہ فرمایا غراب
کسلیے تشبیہ مین ہی اختیار
تم جو سوچو اسمین ہی وجہ ثواب
کو خفیہ تنہا مین جا کہا وے نہان
تا نہ اسکے ساتھ ہو وہ ک

ایسے ہی طمع دنیا دار ہین
غیر کو جائز نہ رکھتے انتفاع
آپ تنہا چاہتے کہا وین تمام
ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
زاغ جو دانہ خورشکی تنہا ہین کہین
ہوگئے باہم جمع کہا وین تا وہ شی
یہہ سبب ہے جو لقب پایا غراب
اور یہی نسبت ہے اسکو بدرنگ
ایک رنگ ہے زاغ ہے گرچہ سیاہ
وہ خورش گو ہر جگہہ اترے نہین
سگ پہرے خانہ بخانہ کو بکو
الغرض نزدیک ہے سب سے اجل
نکل جب گہر سے وہی دور ہے حبیب
اسطرح دنیا مین رہ من ای حبیب
پاکر ہوتا جسطرح ہے رہگذر
ہی یہہ دنیا فاحشہ بیہودہ شے
دوست جس بندہ کو رکہتا ہی خدا
جسطرح بیمار سے تم آپ کو
ہی پیغمبر نے کہا سن اے عزیز
ہوتے دلمین اسکے ہی مکروہ شی
دوسرے مکروہ قلت مال ہی
مال گر کم ہو تو کمتر ہو حساب
قتل ہو وین داخل جنت فقیر

جو ملے دنیا تو تنہا خوار ہین
دوسرا چاہے تو پہر ہو وہی نزاع
شیخ کا شاہد ہے اسجا یہ کلام
ہیچمان دربند اقلیمے دگر
نے پکارا ہم جنس کو پہنچے وہین
طالب دنیا مین یہہ کیاب ہے
بلکہ انسب ہے کہئے کلاب
اہل دنیا ہیچو سگ ہے ہفت رنگ
اور اسمین ہوشیار رہ کن نگاہ
دور رکھے آپکو وہ ہر کہین
مثل دنیا دار ہر جا ملے ہے خو
ہی نہین لائق یہان طول امل
جسکو جانا وہ بہت منزل قریب
جسطرح ہووے کوئی شہر غریب
آپ کو مردہ تو گن لے مگر
چہوڑا اس مردار کو غیرت جو ہی
اس سے دنیا باز رکہتا ہی سدا
ہو بچاتے تا ضرر اسکو نہ ہو
آدمی جی مین رکھے ناخوش دو چیز
فتنے سے مومن کو بہتر موت ہی
اور سوچو خوب ہے یہہ حال بہی
مصلحت ہے اسمین کچھ وجہ صواب
پانسو برس اغنیا سے اے دبیر

رزق اندک پر جو ہو حق سے رضا
گر غنی ہو متقی کیا خوب ہے
گر فقیری مین نہ تقوی ہووے جو
مال صالح مرد صالح کیلئے
دوست رکھتا ہے اُسی رب جہان
یاد آیا ہے مجھے قول نذیر
اغنیا تم مین جو ہون ہووین بخیل
ہے تمھارے واسطے بطن زمین
یعنی روز زندگانی ہے نہ خوب
ہے یہہ ارشاد نبی ہو ویگے جا
میری سنت پر نہو انکا طریق
دل اُنہونکے جیسے دل شیطان کی
یعنی خود سیرت مین تو ابلیس ہین
اپنے اصحابون سے حضرت نے کہا
بولی مفلس ہم مین وہ معلوم ہے
جسکے فرمایا نہین کچھ کوئی شے
جو کہ آوے پیش حق روز قیام
ساتھ اسکے ہو مگر اسکا یہہ حال
انکے حق مین وہ تھا دشنام گو

ہو عمل اندک سے اسکے خوش خدا
حق کو تو تقوی غرض مطلوب ہے
وہ سواد الوجہ فی الدارین ہو
خوب ہے جسکو لگی حق کی ڈہیے
جو نقی ہو اور غنی ہو مہربان
یا نمازی جبکہ ہون تمپر امیر
عورتین ہون کار مین سبکے دخیل
بہتر اسکی پشت سے ہی مومنین
جبکہ ہو خورشید عافیت غروب
بعد میرے ایسے حاکم پیشوا
ہوویگا اُسوقت مین ایسا طریق
قالب ظاہر مین ہین انسان کی
ہان کیئی صورت مین پر تلبیس ہین
یہہ کہو کیا چیز ہے مفلس بھلا
جو متاع و مال سے محروم ہے
میری اُمت مین وہ مفلس شخص ہے
ہو صلوۃ و صوم و صدقہ سے نہ کام
معصیت کی راہ مین تھی اسکی چال
جور سے کھایا کسی کے مال گو

ایک کو نسبت زنا بہتان ہے — کی اور مارا ایک کو بھی جان سے

زد و کوب اسنے کیا ہے ایک کو — سُن لو یہہ اسکا وبال حال ہو

اسکی جو حسنات ہین مظلوم کو — دلوین اسکے پھر بھی کفایت جو نہو

ظلم بد کے جو بدکردار ہون — گردن ظالم پہ وہ سب بار ہون

نار دوزخ مین اسی پھر ڈالدین — سُن لیا یہہ ظلم کی ہے حال مین

ظلم سب ظلمات ہون روز حساب — عاقبت ظالم کا ہو خانہ خراب

ساتھ ظالم کے جو چلتا ہے حرام — ہے یہہ ارشاد نبی خیر الانام

ساتھ ظالم کے چلا جو جان کر — وہ ہوا اسلام سے خارج بدر

ساتھ چلنے کا تو یہہ کچھ حال ہو — اور خود ظالم پہ کیا جنجال ہو

نقل ہے یون اک بزرگ پاک سے — جو کہ درزی ہے جامۂ ظالم سیئے

ایک نے پوچھا کہ ای عالی تبار — وہ بھی ہے اعوان ظالم مین شمار

یہہ کہا درزی کو کیا پوچھو ہو جی — اسکو پوچھو جسنے سوزن اسکو دی

ہے غرض ظالم مخنث سے بتر — یہہ ستم پر خود کرے وہ غیر پر

ظالم دنیا اگرچہ ہے شریر — دین کا ظالم ہے اس سے سخت گیر

اس سے دنیا کا فقط نقصان ہے — دوسرا غارت گر ایمان ہے

اسکے ظالم پر فقط ہوگا عذاب — اور ہو مظلوم کو حاصل ثواب

دین کے ظالم کا آگے ذکر ہے — سوچ لو گو تم مین کچھ بھی فکر ہے

اسکا ہے مظلوم بھی دوزخ رسید — ظالم و مظلوم دونو ہین پلید

جسکا ظالم کار کہہ مظلوم بھی — یہہ عجائب بھی کھلے معلوم ہے

قاتل و مقتول کا سلب ہے حساب | واسطے دونو نکے ہی حاصل عذاب
ظالم اس سے صاحبِ اضلال ہے | جو کہ ہے مظلوم اسکا زوال ہے
ایک متعدی ہوا اوصاف مین | دوسرا لازم ہوا انصاف مین
جابجا ظالم کہا ن قرآن مین | دیکھ لو اس وصف کو فرقان مین
تابع متبوع انکا نام ہے | آگے تم جانو تمھارا کام ہے
حال اسکا ہوگیا اول عیان | پھر عیان کو اب حاجت ہے بیان
دین پر اسوقت مین مشکل ثبات | ظلم ظالم سے بچے جب ہو نجات
ہے رسول اللہ سے یارو خبر | وقت ایسا آئیگا انسان پر
دین پر اپنے جو صابر ہو رہے | اخگرِ سوزان کو جو قابض سہے
چاہیے اسوقت مین رونا مگر | ہے زمانہ ہر گھڑی یارو بتر
جو شتابی ہوسکے اعمال مین | یاد رکھو اے دوستو اسحال مین
وقت وہ آیا ہے سن لو دوستو | فتنۂ عمیا مین کچھ سوجھے نہ ہو
صبح کو مومن ہو کافر شام کو | شام کو مومن وہ کافر صبح کو
بیچتا ہے دین اپنے کے تئین | اندکی دنیا جو حاصل ہو کہین
اب تو آثارِ قیامت ہین مبین | وہ چلے جاتی ہین جو ہین صالحین
چل بسے جو تھے خلاصہ روزگار | رہگئے جو مثل بھوسے بی وقار
رونق بزمِ جہان تھے سو گئے | شیخ نجدی کے خلیفہ رہگئے
ہر کوئی ہے درپی باطل امید | راست ہے اسوقت مین قولِ جنید
ہے مسلمانی جو پوچھو در کتاب | اور مسلمان گور اندر [illegible]

ہے یہہ اشتراطِ قیامت سے خبر
علم اٹھ جاوے جہل ہووے بیشتر

ہوزنا کثرت سے اور پیوین شراب
مرد کم ہوں عورتین ہوں بے حساب

یہانتک جو عورتین ہووین پچاس
کاروبار انکے مین ہو یک مرد پاس

یہہ بھی حضرت سے تو آئی ہے خبر
ہو زمانہ مین تقارب اسقدر

سال گذرے جلدی جون گذرے ہے ماہ
ماہ گذرے جسقدر ہفتے کی راہ

روز کی مانند ہفتہ ہو گذر
روز جیسے ایکساعت ہو مگر

اور وہ ساعت بھی ہووے اتنی تنگ
شعلۂ آتش مین جلتی ہو درنگ

پیش از آئی قیامت کی ضرور
جو کہ ہین کذاب انکا ہو ظہور

اُنسے رکھیو آپکو یارو بچا
حکم پیغمبر کا ہے کرنا ادا

ہے یہہ آثارِ قیامت سے خبر
جب غنیمت کو وہ دولت لین بگر

اور امانت کو غنیمت جان لین
ہو زکوۃ اُنمین کہ جو تاوان بین

علم سے مقصود ہو اُنکو نہ دین
مرد تو عورت کا ہو فرمان گزین

رنج ہو فرزند سے ماں کو نصیب
یار اپنے کو کرے با خود قریب

دور رکھے باپ سے وہ بات کو
اور مساجد مین ظہور صوت ہو

جو کہ فاسق انمین ہو سردار ہو
اور رئیس قوم ہو ارذل ہو جو

ہو بدی کے خوف سے تعظیم مرد
ہجگہہ پر شیخ کی یاد آئی فرد

تا سزائی دے جو بینی بختیار
عاقلان تسلیم کردند اختیار

ہووین ظاہر سب مین گانیوالیان
یعنی ہووین ڈومنی مطرب زنان

ہووین ظاہر سب مین آلات سرود
مثل طنبور اور سارنگی اور عود

اور پیوین جسمو ہو نشہ شراب
اک علامت اور بھی سن لے بشتاب

امت اول پہ لاعن ہوں پسین | رافضی مصداق ہیں اسکے یقین

الغرض جب نشان ظاہر ہو عام | منتظر ہو آئے باد سُرخ فام

زلزلہ ہو خسف ہو اور مسخ ہو | آسمان سے سنگ آویں دیکھ لو

منتظر ہو آسین پے درپی تمام | آویں آثار قیامت لاکلام

جسطرح رشتے جواہر کی لڑی | ٹوٹ کر بارو پیا پی آپڑی

ای حسن پہنچا قیامت تک کلام | اس سے آباقی نہین آگی مقام

آگئی اب تو قیامت ہی قریب | یا الٰہی استقامت ہو نصیب

دور رکھیو مجھسے نار حاطمہ | ہو حسن کا اسپہ حسن خاتمہ

تمت

مولف این رساله ابو احمد اولاد حسن حسینی البخاری القنوجی ست رحمة الله علیه که محدث نبیل و عالم باعمل و واعظ بی ریا و مجاهد فی سبیل الله بودند ولادت باسعادت در سنه ۱۲۱۰ هجری بسلسله نسب ایشان به ۲۴ واسطه به مخدوم جهانیان جهان گشت میرسد و از مخدوم تا خاتم النبیین به ۱۹ واسطه که این همه ائمه عظام و اولیاء کرام بودند و بطلب علم به لکهنو و دهلی سفر کرده در دهلی از شاه عبدالعزیز و برادرش شاه رفیع الدین استفاضه صوری و معنوی نمودند و بسفر افغانستان و کابل و قندهار و لاهور همراه امیر الجهاد سید احمد بریلوی برفاقت جمعی از علما و نبلا منهم الشیخ الاجل محمد اسمٰعیل الدهلوی رحمهم الله تعالیٰ شتافتند و بیعت طریقه با سید احمد رح بودند و باجازت خلافت از ولایت بقنوج آمدند و از وعظ و هدایت در مدت قلیل نفع کثیر بخلق رسید که زیاده از ده هزار کس بکشه اطراف قنوج مشرف باسلام شدند از استماع این خیر کثیر سید احمد رح در مکتوب ۱۵ ذالحجه سنه ۱۲۴۲ هجری بسا تحسین و آفرین تحریر فرموده‌اند و قریب ۱۷ مؤلف عربی و فارسی از تصانیف ایشان است وفات شریف ایشان در بلده قنوج سنه ۱۲۵۳ه ماده تاریخ وفات مات بخیر ست و حال شان در اتحاف النبلاء در صفحه ۲۵ مفصل ۱۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا فرما چکا قرآن کے اندر ۔ میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ۔ کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا ۔ بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگونسے بھی کہنا ۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
خبر قرآن میں ہے یہہ محقق ۔ نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُسنے نہ بخشا ۔ مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو ۔ تو پھر تم شفیعین کیوں مانتے ہو
تمہیں یہہ طور بد کسنے سکھایا ۔ محمدؐ نے کہاں ہے یہہ بتایا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم ۔ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا ۔ کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا
غرض اللہ سے دونوں کو ۔ بھلا کر راہ حق خندق میں جھوکا
مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں ۔ پھنسے ہو کسطرح تم آب و گل میں
بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو ۔ خدا کے سوا بندوں سے نہ مانگو
وہ مالک ہے سب آگے اُسکے لاچار ۔ نہیں ہے کوئی اُسکے گھر کا مختار
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے ۔ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے
بیان شرک سن لکھتے ہیں مردک ۔ کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلاشک
ارے لوگو زبان اپنی کو روکو ۔ بزرگونسے نہیں انکار ہمکو
خدا لعنت کرے اوس روسیہ پر ۔ کہ جسکے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے ہو بغض آل مصطفیٰ کا ۔ خدا اُسکو کرے دوزخ کا گندا
جسے اصحاب حضرت سے ہو انکار ۔ رہے ہر دم خدا کی اُسپہ پھٹکار
جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے ۔ ہمیشہ ابر لعنت اُسپہ برسے
اب اتنا اور بھی سن لیجیے حضرت ۔ جو حق پر نا چلے اُسپر بھی لعنت
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ۔ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
[illegible] ۔ [illegible] اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا فرما چکا قرآن کے اندر
تمھین طاقت سوا میرے کسی مین
جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
خدا سے اور بزرگونسے بھی گھٹنا
خبر قرآن مین ہے یہہ محقق
معاذ اللہ جسی اُسنے نہ بخشنا
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تمھین یہہ طور بد کسنے سکھایا
ہے شیطان دشمنِ اولادِ آدم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
غرض اُسنے دونو نکورو کا
مسلمانون ذرا سوچو تو دلمین
بہت غفلت مین سوئے اب تو جاگو
وہ مالک ہے سب آگے اُسکے لاچار
وہ کیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے
بیانِ شرک سُن لکھتے ہین مردک
ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
خدا لعنت کرے اوس روسیہ پر
جسی ہو بغض آلِ مصطفےٰ کا
جسی اصحاب حضرت سے ہو انکا
جسی کچھ بغض ہو وے اولیا سے
اب اتنا اور بھی سن لو کھی حضرت
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو

میرے محتاج ہین سب پیر و پیمبر
کہ کام آوے تمھاری بیکسی مین
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
مقرر وہ جہنم مین پڑے گا
تو پھر تم منتین کیون مانتے ہو
محمد نے کہان ہے یہہ بتایا
سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو ہے وہ قبرون پر جھکاتا
بھلا کر راہ حق خندق مین جھوکا
پھنسے ہو کسطرح تم آب و گل مین
خدا کے ہوتے بندون سے نہ مانگو
نہین ہے کوئی اُسکے گھر کا مختار
جسی تم مانگتے ہو اولیا سے
کہ منکر ہین بزرگون سے بلاشک
بزرگونسے نہین انکا رہا سکو
کہ جسکے دلمین ہو بغض پیمبر
خدا اُسکو کرے دوزخ کا کندا
رہے مردہ خدا کی اُسپہ پھٹکار
ہمیشہ ابر لعنت اُسپہ برسے
جو حق پر نا چلے اُسپر بھی لعنت
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
[illegible] واللہ اعلم